**ناشر**: مفتی سید مبشر رضا، **مطبع**: رضا پبلیشنگ کمپنی لاہور، **مقام اشاعت**: مکتبہ ختم نبوت فورم گوجرانوالہ

مشمولاتِ مجلہ

رونمائی

# سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے!

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی

عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے، آیات کریمہ، احادیث شریفہ اور اجماع امت سے اس کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ عقائد اسلامیہ میں یہ وہ عقیدہ ہے جس پر ہمارے ایمان کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ میرے پیارے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانیں قربان کر کے اپنے خون سے عقیدۂ ختم نبوت کی بنیاد کو مضبوطی بخشی۔ دنیا میں نئے نئے مدعیان نبوت آتے گئے اور ذلیل وخوار ہو کر دنیا سے جاتے گئے، آج تاریخ میں ان کذابوں کا عبرت کے لئے صرف نام ہی ملتے ہیں لیکن ان کے نام لیوا اور پیروکار دنیا میں ڈھونڈنے سے بھی ملتے۔ برصغیر کے خطۂ گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان سے ایک بدبخت مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ایسا سامنے آیا کہ اس نے مسیلمہ کذاب کی یاد تازہ کر دی۔ اس نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی، لوگوں سے بیعت کی۔ اسے انگریز کی مکمل سرپرستی بھی حاصل تھی۔ گرگٹ کی طرح اس نے کئی رنگ بدلے، پہلے مجدد، پھر مہدی بنا، 1890ء میں دعویٰ مسیحیت کیا اور بالآخر ظلی و بروزی نبی بن بیٹھا۔ نہایت ہی عیار اور چالاک تھا، اس نے کئی کتابیں لکھ کر سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسایا۔ اگرچہ ہمارے اکابرین نے اس خبیث کا ہر سطح پر اس کا بھرپور تعاقب کیا لیکن یہ بدبخت کسی غازی کے ہتھے نہ چڑھ سکا، زندہ بچ نکلا اور اپنی طبعی موت مرا۔ یوں اس کے چند پیروکاروں کی صورت میں یہ فتنہ باقی رہ گیا جو آج ایک فتنۂ عظیمہ کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اس کے پیروکاروں نے بھی سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ یہ فتنہ کینسر کی طرح مسلمانوں کے اندر پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ مالی لحاظ سے یہ لوگ مضبوط ہیں اور غریب اور سادہ لوح مسلمان نہایت آسانی سے ان کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔ نہایت پرفتن دور ہے، بھانت بھانت کی بولیاں اور رنگ برنگی ٹولیاں ہمارے ایمان کی تاک میں ہیں۔ ہمارے علماء ومشائخ کی اپنی ترجیحات ہیں۔ انتشار اور افتراق کی فضا ہے۔ اللہ اللہ ان حالات میں، عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کی اہمیت کون اجاگر کرے گا۔ اے اولیاء کرام کی گدیوں پر بیٹھنے والو! اے عالمو! خدارا بیدار ہو جاؤ! ہاں ہاں اٹھو اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کمربستہ ہو جاؤ! یہ وقت اب سونے کا نہیں ہے۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

دعا گو ودعا جو:
احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل
(24/ جولائی 2020ء بروز جمعہ المبارک بوقت 11:30 رات)

اج سک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اداس گھنیری اے

لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جانان کہ جان جہان آکھاں

سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان تو شاناں سب بنیاں

ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں
بے صورت ظاہر صورت تھیں

بے رنگ دسے اس مورت تھیں
وچ وحدت پھٹیاں جد گھڑیاں

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

## مجلہ" الخاتم" انٹرنیشنل (منظوم تاثرات)

چارسُو پھر سے جہاں میں، دُھوم" الخاتم" کی ہے
دِل سے شیدا اُمّتِ مرحوم "الخاتم" کی ہے
حفظِ ناموسِ نبی کی ہے جسے سچّی لگن
قدر اُس کو اصل میں معلوم "الخاتم" کی ہے
ہے مُیسّر اِس کو تائیدِ رسولِ مُجتبیٰ
شان لوحِ دہر پر مرقوم "الخاتم" کی ہے
عظمت و توقیرِ ختم المرسلیں پر مُشتمل
داستانِ معنی و مفہوم "الخاتم" کی ہے
تا ابد روشن رہے گا اِس کی عظمت کا چراغ
حامی ذاتِ قادر و قیّوم "الخاتم" کی ہے
میں ہُوں عارف اِس کے اِجرا پر نہایت شادماں
لب پہ میرے تہنیت منظوم "الخاتم" کی ہے

نتیجہ فِکر: مُحمد عارف قادری، واہ کینٹ

# مرزا قادیانی آنجہانی کی پیدائش کی اصل کہانی

اگر ہم آنجہانی مرزا غلام قادیانی کی پوری زندگی کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کی پیدائش سے وفات تک پوری زندگی عجائبات سے گری پڑی ہے۔انہی مافوق الفطرت عوامل میں سے آج ہم اِس کی پیدائش کا ذکر کریں گے، ان شاء اللہ میں کوشش کروں گا کہ مرزا غلام قادیانی کی پوری زندگی کے احوال کو مجلہ الخاتم میں مضامین کی صورت میں بیان کرتا رہوں۔اور ویسے بھی جب ہم کسی قادیانی سے مرزا قادیانی کے کردار پر بات کرتے ہیں تو ہمارے مخاطب قادیانی کا ہر بار یہ کہنا ہوتا ہے کہ" جب ہمارے مسیح موعود نے دعویٰ کیا تھا تو ان کے دعویٰ کے بعد تم لوگ مخالفت پر اتر آئے ہو، مرزا جی کہ سابقہ زندگی میں کوئی نقص و کجی نکال کر دکھاؤ تو ہم مانیں"۔

میرے مضمون لکھنے کی اصل وجہ بھی یہی بنی کہ ہم مرزا قادیانی کے دعویٰ جات سے پہلے کی زندگی پر بات کرتے ہیں اور اپنی گفتگو کی ابتداء مرزا غلام قادیانی کی پیدائش سے کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام قادیانی انسانی شرافت و معیار پر پورا اترتا ہے کہ نہیں؟۔

ہم اپنے مضمون کی ابتدا میں مرزا غلام قادیانی کی اصل عبارت لانا چاہتے ہیں جو ہمارا موضوعِ سخن ہے اور جس کی وجہ سے ہم نے یہ تحریر لکھنا چاہی۔عبارت یہ ہے کہ:

"میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں اُن کے لئے خاتم الاولاد تھا"۔

(روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 479)

تیسری آدم سے مجھے یہ بھی مناسبت ہے کہ آدم توام کے طور پر پیدا ہوا اور میں بھی توام پیدا ہوا۔پہلے لڑکی پیدا ہوئی بعدہ میں۔

(روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 113)

اور نیز وہ توام پیدا ہوگا ایک لڑکی اس کے ساتھ ہوگی اور یہ وضع حمل کے وقت پہلے پیدا ہوگی اور وہ بعد میں پیدا ہوگا۔پس اسی طرح میری پیدائش ہوئی اور میں توام کے طور پر جمعہ کے دن صبح کے وقت پیدا ہوا تھا۔

(روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 331)

## توام کا مطلب کیا ہے؟

توام کا مطلب ہے" جڑواں"۔اب یہ جڑواں بہن بھائی ہوں یا دو بہنیں یا دو بھائی ہوں ہر ایک کہ لیے توام کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

## مرزا نے یہ "توام" کا لفظ کہاں سے لیا؟

مرزا غلام قادیانی جب اپنے دعویٰ جات کے گھوڑے پر سوار ہوا تو اس نے قربِ قیامت کے بارے پائی جانے والی تمام

پیش گوئیوں کو اکٹھا کیا اور ان سب پیش گوئیوں کا مصداق و اطلاق اپنے آپ کو ٹھہرایا، اب وہ پیش گوئی چاہیے قرآن کی ہو یا حدیث کی، کسی ولی اللہ کی ہو یا غیر ولی اللہ کی، مرزا قادیانی نے قیامت کے قریب جتنے واقعات رو پزیر ہونے والے تھے یا جن کے بارے کسی نے پیش گوئی کی ہوئی تھی ان سب کو سمیٹ کر اپنی زندگی پر چسپاں کر ڈالا۔ حالانکہ ان پیش گوئیوں میں سے بعض عقلی ونقلی اعتبار سے بے بنیاد تھیں اور ہمارے کبار علماء نے اس پر مفصل کلام کیا ہوا تھا۔ اور پھر یہ بھی کہ مرزا قادیانی نے ان پیش گوئیوں کا مصداق اپنے آپ کو بے بنیاد طور پر بنایا اور جھوٹ بولا کہ فلاں پیش گوئی کا مصداق میں ہوں اور فلاں پیش گوئی میرے بارے میں تھی حالانکہ مرزا قادیانی کے ساتھ ایسا کوئی معاملہ ہوا ہی نہیں تھا۔ ان تمام پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ”توام پیدائش“ کی بھی تھی آئیے اس پر ہم مفصل روشنی ڈالتے ہیں کہ یہ واقعہ کیا تھا کہاں لکھا تھا اور مرزا قادیانی کے ساتھ اس کا کیا تعلق تھا؟۔

## شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی پیش گوئی

اگر ہم کتب اسلاف کا مطالعہ کریں تو ہمیں صرف شیخ اکبر علامہ ابن عربی کی کتاب فصوص الحکم میں ایک پیش گوئی ملتی ہے جس میں اس دنیا کے آخری نیک انسان کے بارے بتایا گیا ہے کہ دنیا کا آخری نیک انسان توام پیدا ہوگا اس کے بعد کوئی نیک انسان پیدا نہیں ہوگا۔ آئیے فصوص الحکم کی عربی عبارت اور اس کا اردو ترجمہ پر غور کریں۔

### عربی متن:

”وعلیٰ قدم شیث یکون آخر مولود یولد من ھذا النوّع الانسانی وھوحامل اسرارہ۔ ولیس بعدہ ولد فی ھٰذا النّوع فھوخاتم الاولاد۔ وتولد معہٗ اختٌ لہ فتخرج قبلہ ویخرج بعدھا یکون رأسہٗ عند رجلیھا۔ ویکون مولدہ بالصّین ولغتہ لغۃ اھل بلدہ۔ ویسری العُقم فی الرجال والنساء فیکثرالنکاح من غیر ولادۃ۔ ویدعوھم الی اللّٰہ فلا یجاب ۔ فاذا قبضہ اللہ تعالی و قبض مومنی زمانہ بقی من بقی مثل البھائم لا یحلون حلالا و لا یحرمون حراماً ،یتصرفون بحکم الطبیعۃ شھوۃ مجردۃ عن العقل والشرع فعلیھم تکون الساعۃ“

(عربی متن از فصوص الحکم، صفحہ 67، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت لبنان)

### عربی متن کا اردو ترجمہ:

نوع انسانی میں جو شخص سب سے آخر پیدا ہوگا وہ قدم شیث علیہ السلام پر ہوگا۔ وہ حامل اسرار شیث ہوگا۔ اس کے بعد نوع انسانی سے کوئی پیدا نہ ہوگا۔ اور وہی خاتم الاولیاء بمعنیٰ آخر الاولیاء ہوگا۔ اور خاتم بنی آدم ہوگا۔ اس کے ساتھ اس کی توام بہن پیدا ہوگی۔ وہ پہلے ہی پیدا ہوگی اور بھائی بعد پیدا ہوگا۔ شکم مادر میں بھائی کا سر بہن کے پیروں کے پاس ہوگا۔ وہ چین میں پیدا ہوگا۔ اپنے شہر کی بولی بولے گا۔ اس کے پیدا ہونے کے بعد مردوں اور عورتوں میں عقم اور بانجھ پن سرایت کرے گا۔ نکاح و جماع تو بہت ہوگا مگر ولادت نہ ہوگی۔ وہ خدا کی طرف بلائے گا مگر اس کی کوئی نہ سنے گا۔

جب اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ہم زمانہ مومنین کی روح

قبض فرمالے گا تو ما بقی لوگ مثل بہائم کے رہ جائیں گے نہ حلال کو حلال سمجھیں گے نہ حرام کو حرام۔خواہش نفسانی وشہوت طبعی کے موافق کام کریں گے۔ان کے کام عقل وشرع کے منافی ہوں گے انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

(فصوص الحکم،صفحہ 42،اردو ترجمہ از مترجم مولانا عبدالقدیر صدیقی، مطبوعہ نذیر سنز پبلشرز لاہور)

اسی عبارت کو اب مرزا غلام قادیانی کی زبان سے سنیں اور دیکھیں کہ مرزا قادیانی نے اس کی عربی عبارت اور اردو ترجمہ کے ساتھ کس قدر علمی بددیانتی سے کام لیا ہے:

''وعلیٰ قدم شیث یکون آخر مولود یولد من ھذا النوّع الانسانی وھوحامل اسرارہ۔ ولیس بعدہ ولد فی ھٰذا النّوع فھوخاتم الاولاد۔ وتولد معہٗ اختٌ لہ فتخرج قبلہ ویخرج بعدھا یکون رأسہٗ عند رجلیھا۔ ویکون مولدہ بالصّین ولغتہ لغت بلدہ۔ ویسری العُقم فی الرجال والنساء فیکثرالنکاح من غیر ولادۃ۔ ویدعوھم الی اللّٰہ فلا یجاب''

یعنی کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا جو اصل مولد اس کا چین ہوگا۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم مغل اور ترک میں سے ہوگا اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا نہ عرب میں سے اور اس کو وہ علوم اور اسرار دیئے جائیں گے جو شیث کو دیئے گئے تھے اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا۔یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا۔اور اس فقرہ کے یہ بھی معنے ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا اور اُس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اُس سے پہلے نکلے گی اور وہ اُس کے بعد نکلے گا۔ اُس کا سر اُس دُختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا۔یعنی دُختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی کہ پہلے سر نکلے گا اور پھر پیر اور اُس کے پیروں کے بعد بلا توقف اُس پسر کا سر نکلے گا (جیسا کہ میری ولادت اور میری تو ام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی۔) اور پھر بقیہ ترجمہ شیخ کی عبارت کا یہ ہے کہ اُس زمانہ میں مردوں اور عورتوں میں بانجھ کا عارضہ سرایت کرے گا۔نکاح بہت ہوگا یعنی لوگ مباشرت سے نہیں رُکیں گے مگر کوئی صالح بندہ نہیں ہوگا اور وہ زمانہ کے لوگوں کو خدا کی طرف بلائے گا مگر وہ قبول نہیں کریں گے۔''

(روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 481 تا 483)

## فصوص الحکم کی عبارت کے اہم نکات

1: دنیا کے نیک انسانوں میں سے قربِ قیامت میں ایک آخری نیک انسان ہوگا اس کے بعد کوئی نیک انسان پیدا نہیں ہوگا۔

2: وہ نیک انسان توام پیدا ہوگا۔

3: یہ آخری نیک انسان امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد پیدا ہوگا۔

4: وہ آخری نیک انسان ملکِ چین میں پیدا ہوگا۔

5: چینی بولی بولے گا۔

6: اس نیک انسان کی پیدائش کے بعد پوری دنیا میں کوئی بھی عورت کسی بچے یا بچی کو جنم نہیں دے گی بلکہ دنیا میں نئے پیدا ہونے والوں کا سلسلہ منقطع ہوجائے گا۔

7: اس آخری نیک انسان کی زندگی کے بعد قیامت تک کوئی نیک انسان نہیں ہوگا بلکہ جہالت، گمراہی، کفر باقی رہ جائے گا۔

### شیخ اکبر کی پیش گوئی کا معیار

اب دیکھنا یہ ہے کہ علامہ ابن عربی نے یہ جو پیش گوئی کی تھی کیا قرآن وحدیث کی طرح یہ بھی محکم ومنصوص بہ اور اٹل ہے یا کچھ اور ہے؟۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ سوائے قرآن وحدیث کے کسی بڑے سے بڑے ولی اللہ نے بھی جو پیش گوئی کی ہے محکم ومنصوص بہ نہیں ہے۔ بلکہ اس پر اتنا سا ہم ایمان رکھ سکتے ہیں کہ اگر یہ پیش گوئی قرآن وحدیث کے مخالف نہیں ہے تو جب یہ واقعہ ہوگا دیکھا جائے گا ابھی ہم کوئی فیصلہ نہیں کرسکتے کہ آیا یہ پیش گوئی سچی ہے یا کہ جھوٹی اور اگر سچی بھی ہے تو کیا موول ہے یا کہ غیر موول (واللہ ورسولہ اعلم)۔ بڑی حیرت کی بات ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے علامہ ابن عربی کی اس پیش گوئی کو تو لے لیا مگر شیخ اکبر کے بارے جو اس کے نظریات تھے ان کو پس پشت ڈال دیا۔ آیئے! دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام قادیانی شیخ اکبر کو کیا سمجھتا تھا؟

### مرزا قادیانی کے نذدیک شیخ ابن عربی کا معیار

چونکہ یہ مشہور ہے کہ علامہ ابن عربی نے وحدت الوجود کے عقیدہ کی بنیاد رکھی حالانکہ وحدت الوجود کا جو عقیدہ شیخ اکبر نے پیش کیا وہ کچھ اور تھا اور بعض لوگوں نے اس کو سمجھ کچھ اور لیا، وحدت الوجود کے عقیدہ کی مفصل بحث فتاویٰ رضویہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بہر حال یہاں اس وحدت الوجود کے عقیدہ پر بحث کرنا مقصود نہیں ہے اس کو پھر کسی اور مقام پر ہم تفصیل سے بیان کریں گے ان شاء اللہ۔ ابھی تو یہ بیان کرنا ہے کہ مرزا قادیانی وحدت الوجود کے عقیدہ کو کیا سمجھتا تھا؟ اور جو اس عقیدہ کا حامل ہوتا ہے جس کو وجودی کہتے ہیں اس کے بارے مرزا قادیانی کے کیا خیالات تھے؟ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

"شیخ محی الدین سے پہلے اس وحدت وجود کا نام ونشان نہ تھا۔ ہاں وحدت شہودی تھی یعنی خدا تعالیٰ کے مشاہدہ میں اپنے آپ کو فانی سمجھنا۔ وحدت شہودی میں "من شُدی" استیلائے محبت کا تقاضا تھا۔ وجُودیوں نے اس سے تجاوز کرکے وہ کام کیا جو ڈاکٹر اور فلاسفر کرتے ہیں وہ خدائی کے حصّہ دار بنتے ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ یہ وحدت وجود والے عموماً اباحتی ہوتے ہیں۔ اور نماز و روزہ کی ہرگز پرواہ نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ کنجروں (کنچنیوں) کے ساتھ بھی تعلقات رکھتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد2، صفحہ 232)

### اس تحریر سے ماحاصل نتائج:

1: شیخ اکبر علامہ ابن عربی عقیدہ وحدت الوجود کے موجد اعلیٰ ہیں۔

2: شیخ اکبر اباحتی تھے، نماز روزوں کی پروا نہیں کرتے تھے، بسا اوقات کنجریوں سے بھی تعلقات رکھتے تھے (معاذ اللہ)۔

ایک دوسرے مقام پر شیخ اکبر کے بیان کردہ عقیدہ وحدت الوجود پر تبصرہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے کہا:

"اصل یہ ہے کہ مذہب دو ہیں۔ وجودی اور شہودی۔ وجودیوں نے فلسفیوں کی طرح یہ سمجھ لیا ہے کہ انسان کے سوا خدا کچھ نہیں ہے یا خدا کے سوا اور کچھ نہیں۔ مگر شہودی اسکے سوا ہیں اور وہ ٹھیک ہیں۔ جنہوں نے استیلاء محبت اور تجلیات صفات الٰہی سے ایسا معلوم کیا کہ خدا ہے۔ انہوں نے اس کی ہستی اور وجود کے سامنے اپنی ہستی اور وجود کی نفی کرلی۔ اور من تو شدم تو من شدی، کے مصداق ہوئے۔ حقیقت میں محبت کے ثمرات میں سے نفی وجود ضروری ہے۔ اس پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔ بلکہ قرآن شریف سے یہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جو فنا فی اللہ کہلاتا ہے۔ لیکن وجودیوں کا یہ حال نہیں۔ ان کا تو یہ

حال ہے کہ گویا انہوں نے ڈاکٹروں کی طرح تشریح کر کے خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے۔ تب ہی تو یہ خود بھی خدا بنتے ہیں، حالانکہ یہ صریح غلط اور بےہودہ امر ہے۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتا ہے۔

لا تدرکہ الابصار (الانعام: ۱۰۴)

وجودیوں کا یہ مذہب ہے کہ ہم ہی لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور ہم ہی سچے موحد ہیں۔ باقی سب مشرک ہیں۔ اس کا نتیجہ عوام میں یہ ہوا کہ اباحت پھیل گئی اور فسق و فجور میں ترقی ہوگئی، کیونکہ وہ اسے حرام نہیں سمجھتے اور نماز روزہ اور دوسرے اوامر کو ضروری نہیں سمجھتے۔ اس سے اسلام پر بہت بڑی آفت آئی ہے۔ میرے نزدیک وجودیوں اور دہریوں میں انیس اور بیس کا فرق ہے۔

یہ وجودی سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ جس قدر گدیاں ہیں ان میں سے شاید ایک بھی ایسی نہیں ہوگی جو یہ مذہب نہ رکھتی ہو۔ سب سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرقہ جو قادری کہلاتا ہے وہ بھی وجودی ہو گئے ہیں"۔

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 396، 397)

**اس تحریر سے ماحاصل نتائج:**

1: وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے یعنی شیخ ابن عربی غلط ہیں اور وحدت الشہود کا عقیدہ رکھنے والے درست ہیں۔

2: وجودی یعنی شیخ ابن عربی کے نزدیک فقط وہی ایک مسلمان تھے بقیہ سبھی مشرک تھے۔

3: شیخ ابن عربی کے ذریعے دنیا میں فسق و فجور پھیلا، اور لوگوں نے نماز روزوں کو چھوڑنا شروع کر دیا۔

4: شیخ ابن عربی اور دہریوں میں انیس بیس کا فرق ہے۔ یوں سمجھیں کہ شیخ ابن عربی بھی دہریے تھے (معاذ اللہ)

5: وجودی یعنی شیخ ابن عربی سخت قابل نفرت اور قابل کراہت انسان تھے۔

درج بالا ملفوظات کے حوالہ جات کا ماحاصل نتیجہ یہ اخذ ہوتا ہے کہ شیخ اکبر علامہ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ (1) فاسق و فاجر انسان تھے (2) نماز روزوں کی پروا نہیں کرتے تھے (3) دہریے تھے (4) کنجریوں سے تعلقات رکھتے تھے۔ (العیاذ باللہ)

شیخ اکبر ابن عربی اور مرزا قادیانی

اول تو یہ پیش گوئی صرف اور صرف شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "فصوص الحکم" سے لی گئی ہے۔ اور شیخ اکبر سے پہلے یا بعد میں کسی اور نے اس قسم کی کوئی پیش گوئی نہیں کی۔ دوم یہ کہ مرزا قادیانی ایک طرف تو شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کو کافر، مشرک، بدعتی، فاسق و فاجر جیسے خبث باطنی کے القابات سے نواز رہا ہے اور دوسری جانب اسی مشرک، دہریے انسان کی پیش گوئی کو اپنی جھولی میں ڈال رہا ہے۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ مرزا قادیانی جو کہ خود ساختہ نبوت کا دعویدار ہے اور جس کو قرآن و حدیث کی پیروی کرنی چاہیے تھی نہ کہ کسی مشرک و دہریے کی؟ اس سوال کا جواب آج تک کسی قادیانی مربی نے نہیں دیا امید ہے کہ ہماری توجہ دلانے کے بعد کوئی قادیانی مربی اس کا علمی جواب لازمی دے گا۔

**توام پیدائش کا ذکر کتبِ مرزا میں**

مرزا قادیانی نے اپنی اس توام پیدائش کا ذکر مختلف جگہ پر بار بار دہرایا ہے وہ تمام حوالہ جات ہم یہاں درج کر رہے ہیں تاکہ محققین بخوبی استفادہ کر سکیں۔ (روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 113) (روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 485) (روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 260) (روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 331) (روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 209)

# قادیانیت کا حکم اعتقادی

مفتی عبید الرحمن شاہجہاپوری

احقر کو بھی عقیدہ کے طالب علم ہونے کی حیثیت یہ سعادت حاصل رہی کہ قادیانیوں کے مرتد ہونے کے اس عنوان پر راقم نے ابتدائی دنوں میں واضح کیا کہ یہ اصلاً زندیق ہیں ورنہ کچھ عرصہ پہلے تک علمی حلقوں میں مرتد ہونے کی تصریح زیادہ مشہور تھی، اس حوالے سے کئی علماءِ ملت کی بارگاہِ علم و فضل میں حاضری بھی رہی، الحمدللہ۔

اب قدرے وضاحت یہ ہے کہ قادیانی استعماری زندیق حربی کافر ہیں ۔کافر ہونا تو واضح ہی ہے، باقی وجوہ حسب ذیل ؛

**زندیق کافر**

جو فرقہ اپنے کفر کو لبادہ اسلام میں پیش کرے اور یوں اپنے کفر ہی کو اسلام قرار دیتا ہو۔

مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی زندیق کی تعریف کو واضح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

(ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف به ولم یذعن له لا ظاهرًا ولا باطنًا فهو کافر وان اعترف بلسانه وقلبه علی الکفر فهو المنافق، وان اعترف به ظاهرًا لکنه یفسر بعض ما ثبت من الدین ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة والتابعون واجتمعت علیه الأمة فهو الزندیق)

"جو شخص دین کا مخالف ہے، مگر وہ دین اسلام کا اقرار نہ کرتا ہو اور دین اسلام کو نہ مانتا ہو، نہ ظاہری طور پر اور نہ ہی باطنی طور پر تو ایسا شخص کافر کہلاتا ہے اور اگر زبان سے دین کا اقرار کرتا ہو لیکن دین کے بعض قطعیات کی ایسی خود ساختہ تاویل کرتا ہو جو صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور اجماعِ اُمت کے خلاف ہو تو ایسا شخص زندیق کہلاتا ہے۔" (مسوّیٰ شرح موطا: ۱۳۰)

یاد رہے مرتد کو توبہ کا موقع دیا جائے گا لیکن زندیق گرفت میں آنے کے بعد معاف نہ کیا جائے گا اور اسے توبہ کا موقع نہ دیا جائے گا!

**استعماری**

تاریخ میں فرقے دو اقسام پر منقسم رہے ہیں اول تاریخ سے متعلق (تشیع، رفض، اعتزال وغیرہ)، دوسری قسم فرقہ کی "استعماری" ہے یعنی وہ فرقہ جو انگریزی استعمار کے پیدا کردہ ہیں اور ان کا استعماری ہونے ایک ایسا معلوم مسلمہ ہے جس پر اجماع امت ہے۔ اس عنوان سے زیادہ لوگ واقف نہیں لہذا قدرے تفصیل اور مع امثال پیش خدمت ہے۔ مثلاً انکار حدیث مع جدیدیت کا فتنہ استعماری ہے۔

شیخ الحدیث علامہ خلیل بن ابراھیم ملا خاطر الأشعری الشافعی (مقیم مدینہ منورہ) اپنی مشہور زمانہ کتاب "بدعة الدعوی الاعتماد علی الکتاب دون السنة" میں انکار حدیث کے فتنہ کی بابت تصریح فرماتے ہیں:

ولا یخفی علی المسلم الغیور علی دینه أن اول من فتح هذا الباب فی عصرنا الحاضر إنما هم

المستشرقون

(بدعة الدعوی ، مطبوعه دار القبلة للثقافة الإسلامية جده 1431ھ : 27)

فتنہ نیچریت کا استعماری ہونا ایک معلوم حقیقت واقعہ ہے۔

الدکتور علامه عبد النصير احمد المليباری الأشعری الشافعی اپنی کتاب "نشاة المذهب الاشعری و تطوره فی الهند" میں فتنہ نیچریت کے تاریخی پس منظر کے بارے میں تصریح فرماتے ہیں:

(دعاة الاصلاح و التنوير ، مع بداية القرن الرابع عشر الهجري ظهرت في العالم الإسلامي كمصر و الهند مدرسة جديدة تدعو إلى اصلاح أحوال المسلمين السياسية والاجتماعية والتعليمية.... ان الغربيين لم يأتوا إلى هذه البلاد زائرين عابرين ، وإنما جاؤوا مستعمرين مقيمين...وقد وجدت بريطانيا يومها ضالتها المنشودة في مدرسة الإصلاح الدينيى القائمة فی مصر و الهند فعملت على احتضانها و حمايتها و وتمكينها من تولي زمام القيادة الفكرية للأزهر.....ومن ابرز من دعا الى هذا الإصلاح في الهند سيد احمد خان...وأسس جامعة عليكرة الشهيرة

، على نمط جامعتي اكسفورد و كمبردج...)

(نشاة المذهب الاشعري ، مطبوعه دارالضياء الكويت 1438ھ : 214 ، 216)

اسی طرح فتنہ قادیانیت کا استعماری ہونا بھی ایک معلوم تاریخی حقیقت ہے۔

شیخ علامہ متکلم سعید عبد الطیف فودہ عقیدہ طحاویہ شریف کی شرح میں رقمطراز ہیں:

(ظهر غلام احمد القادياني الذى ادعى النبوة في الهند في اثناء الاستعمار البريطاني لها..))

( الشرح الكبير على العقيدة الطحاوية ، الاصلين القاهرة : 1/422)

شیخ عبداللہ بن صدیق الغماری اپنی کتاب " اتقان الصنعة في تحقيق معنى البدعة " میں فتنہ قادیانیت کے استعماری فتنہ ہونے کی تصریح کچھ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

((بدعة القاديانية : وكان يحض اتباعه على الولاء للإنجليز و يحمد الله على انه ولد في بلد ترفرف عليه الراية الإنجليزية. وكان دسيسة استعمارية جنده المستعمرون لتفريق كلمة المسلمين في الهند ، و تشكيكهم في عقيدتهم.))

(اتقان الصنعة ، مطبوعه دارالرشاد الحديثية المغرب 1438ھ : 46)

**حربی کافر:**

استعماری فرقے اصلا حربی کافر ہوتے ہیں۔ نیز عملا قادیانیت کا ماضی و حال ، پاکستان مخالفت ، اسلام مخالفت ، امت مخالفت یہاں تک کہ خود مسلمانوں کو کافر اور ان کے خون کو صیہونی فکر

بقیہ مضمون صفحہ 19 پر دیکھیں

# مرزا غلام احمد قادیانی کے قصیدہ اعجاز احمدی کے دیباچہ کا ایک جائزہ

مرزا قادیانی (1835ء-1908ء) نے مؤرخہ 15 نومبر 1902ء کو ''ضمیمہ نزول المسیح اعجاز احمدی'' کے نام سے ایک عربی قصیدہ اور اس کے شروع میں تقریبا 38 صفحات پر مشتمل ایک اردو مضمون شائع کیا، اور ان دونوں کو اپنی سچائی کا ایک نشان قرار دیا، اسے حکیم فضل الدین نے مطبع ضیاء الاسلام قادیان سے 3500 کی تعداد میں طبع کیا، پیش نظر مقالہ میں مرزا صاحب کے اس اردو مضمون کا ایک جائزہ پیش کیا جا رہا ہے، اگر توفیق الٰہی شامل رہی تو اگلے مقالہ میں عربی قصیدہ اور اس کے ناقدین کا تعارف پیش کیا جائے گا۔ مرزا صاحب نے عربی قصیدہ اور اس کے ساتھ چھپنے والے اردو مضمون کے متعلق جو لکھا وہ انہی کے الفاظ میں پیش خدمت ہے:

ایک جگہ لکھتے ہیں ''خدا نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کی طرف توجہ دلائی'' چند سطروں بعد لکھتے ہیں ''یہ امر پوشیدہ نہیں کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں'' مرزا صاحب کے بقول انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ انہیں ایک ایسا قصیدہ لکھنے کی توفیق دے جس کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کر کے انہیں روح القدس یعنی جبریل امین علیہ السلام کی مدد فراہم کی، قصیدہ کے متعلق مرزا صاحب کا دعویٰ ہے ''یہ ایک عظیم الشان نشان ہے'' دوسری جگہ لکھتے ہیں ''میں یقین دل سے جانتا ہوں کہ خدا کی تائید کا یہ ایک بڑا نشان ہے تا وہ مخالف کو شرمندہ اور لاجواب کر دے'' مرزا صاحب نے اپنے تابوت میں آخری کیل ٹھونکتے ہوئے کہا ''میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ (مولوی ثناء اللہ امرتسری) اکیلے یا دوسروں کی مدد سے میعاد معینہ کے اندر میرے قصیدہ اور اردو عبارت کے مطابق اور ان کی تعداد کے مطابق قصیدہ چھپوا کر شائع کریں گے اور تاریخ وصولی سے بارہ دن کے اندر بذریعہ ڈاک میرے پاس بھیج دیں گے تو صرف میں یہی نہیں کروں گا کہ دس ہزار روپیہ ان کو انعام دونگا بلکہ اس غلبہ سے میرا جھوٹا ہونا ثابت ہوگا''

ان کے بقول عربی قصیدہ اور اردو مضمون دونوں کا مقابلہ ناممکن ہے، مرزا صاحب اس اردو مضمون کو بھی ایک نشان قرار دیتے ہیں (ص:36) اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو لوگ ان دونوں (قصیدہ اور مضمون) کا مقابلہ کرنے کی کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ ان کے قلموں کو توڑ دے گا اور دلوں کو غبی کر دے گا (ص:37) اس سے درج ذیل باتیں بزعم مرزا صاحب سامنے آئیں:

۱- قصیدہ اور مضمون دونوں اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور روح القدس کی مدد سے لکھے گئے ہیں۔

۲- عربی قصیدہ اور اردو مضمون دونوں کا مقابلہ ناممکن ہے اور دونوں مرزا صاحب کا نشان ہیں۔

۳- ان کا مقابلہ کرنے والوں کے قلم ٹوٹ جائیں گے اور دل غبی

ہوجائیں گےیعنی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہوجائے گی۔

اب ہم اس اردو مضمون کا جائزہ لیتے ہیں کہ جسے مرزا صاحب ایک'' نشان'' قرار دیتے ہیں، اس کا مواد، دلائل اور اندازِ تحریر کیسا ہے؟

مرزا صاحب مضمون کے صفحہ 2 پہ لکھتے ہیں:'' میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بے کار ہو گئے اور پیش گوئی آیت کریمہ واذا العشار عطلت پوری ہوئی اور پیشگوئی حدیث ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی'' کچھ آگے لکھتے ہیں:'' مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں میں کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے''

جس آیۂ مبارکہ کا مرزا صاحب نے حوالہ دیا ہے یہ سورۃ التکویر کی آیت: 4 ہے، اس کا مفہوم جو تمام قدیم و جدید مفسرین نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس سورۂ مبارکہ میں قیام قیامت کے مناظر کو بیان کیا جا رہا ہے، اور ان میں ایک بات یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ وقت اتنا ہولناک ہوگا کہ فربہ حاملہ اونٹنیوں کے مالکوں کو بھی اپنی اونٹنیوں کی کوئی ہوش نہیں ہوگی، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ (م 604ھ) حضرت عبداللہ بن عباس کے حوالے سے عُطِّلَتْ کا مفہوم بیان کرتے ہیں:

أہملها أہلها لما جاء ہم من أہوال یوم القیامة

امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ (م 710ھ) لکھتے ہیں:

عطلها أہلها لاشتغالهم بأنفسهم

امام عز بن عبد السلام علیہ السلام (م 660ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

لم تحلب ولم تصر أو أہملت لاشتغالهم بأنفسهم من شدة خوفهم

تمام تفسیری عبارات کا مفہوم یہی ہے کہ وقوعِ قیامت کے وقت ہر کسی کو اپنی پڑی ہوگی یہاں تک کہ لوگوں کو اپنے قیمتی جانوروں کا بھی ہوش نہیں ہوگا کہ انہیں سنبھالیں یا ان کا دودھ دوہ لیں، لیکن مرزا صاحب کے خیال میں اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ریلوے کا نظام ایجاد ہونے کی وجہ سے اب لوگ اونٹنیوں پہ سفر کرنا چھوڑ گئے ہیں اور یوں اونٹنیاں معطل ہو گئی ہیں اور یہ پیشین گوئی میرے زمانے میں پوری ہوئی۔

مرزا صاحب کی اس عبارت کے متعلق دو سوالات پیدا ہوتے ہیں:

**پہلا سوال:** یہ آیۂ مبارکہ قرآن کریم میں چودہ سو سال قبل نازل ہوئی، اگر اس میں کسی پیشین گوئی کا ذکر ہے اور بالفرض وہ پیشین گوئی اب پوری ہوئی ہے تو اس میں مرزا صاحب کا کیا کمال؟ یہ کمال تو اس خاتم الانبیاء ﷺ کا ہے جن پہ یہ آیت اتری اور جنہوں نے اپنی زبان سے اسے پڑھ کر لوگوں کو سنایا، مرزا صاحب کس برتے پہ اس سے اپنی صداقت ثابت کرنا چاہ رہے ہیں؟

**دوسرا سوال:** آپ سورۃ تکویر کی پہلی 14 آیات پڑھ لیجیے، بار بار پڑھیے، ہر بار عقلِ سلیم یہی کہے گی کہ ان آیات میں قیامت کے دن کے حیران کن مناظر کی تصویر کشی کی جا رہی ہے، کیا مرزا صاحب کے نزدیک سیاق و سباق بھی کسی چیز کا نام ہے؟ قیامت کی ہولناکیاں بیان کرتے کرتے درمیان میں کیا قرآن یہ بتا رہا ہے کہ ریلوے کا نظام ایجاد ہوگا اور اونٹنیوں پہ سفر ترک کر دیا جائے گا؟ اگر آیات کا مفہوم اسی طرح متعین کرنا ہو تو کوئی فارغ العقل یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ آج کل ہر

بڑے شہر میں چڑیا گھر بنے ہیں جہاں سینکڑوں وحشی جانور جمع کیے گئے ہیں اور وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ (التکویر:5) والی پیشین گوئی پوری ہوگئی ہے یا کوئی دل جلایوں کہے کہ آج کل سوشل میڈیا نے ہر شخص کے افکار اور اعمال کو طشت از بام کر دیا ہے اور وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر:10) والی پیشین گوئی کا ظہور ہورہا ہے۔ حق یہ ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن و حدیث کی تشریح کرتے ہوئے شرعی قواعد وضوابط تو کجا عقل سلیم کے تقاضوں کو بھی بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ حیرت ہے ان لوگوں پہ جو ایسی بے سرو پا تحریر کو مرزا صاحب کا نشان اور ایسے فارغ العقل شخص کو اپنا پیشوا تصور کرتے ہیں۔

جس حدیث مبارکہ کے الفاظ مرزا صاحب نے پیش کیے ہیں یہ صحیح مسلم کی روایت ہے (صحیح مسلم، باب نزول عیسی ابن مریم :221)، اس میں خاتم الانبیاء ﷺ نے حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کے نزول کے بعد کے حالات بیان فرمائے ہیں، اور ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کے نزول کے بعد دنیا میں نیکی، تقوی، اخلاص اور خدا پرستی کا غلبہ ہوگا، حدیث کے الفاظ کے مطابق لوگوں کے دلوں سے باہمی بغض و عداوت کا خاتمہ ہو جائے گا، مال دینے والے ہوں گے لینے والا نہیں ملے گا، اس پس منظر میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے ”وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا“ شارح مسلم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (م 676ھ) ان کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس دور کے لوگوں کے دل استغناء سے بھر جائیں گے اور کوئی اونٹنیاں جمع کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوگا، مرزا صاحب اپنی تصانیف میں لسان العرب، تاج العروس وغیرہ لغات پہ بہت اعتماد کا اظہار کرتے ہیں، اگر انہی میں دیکھ لیتے تو سعی علیھا کا معنی معلوم ہو جاتا، امام مرتضی زبیدی رحمۃ اللہ علیہ (م 1205ھ) تاج العروس میں لکھتے ہیں:

سعی الرجل یسعی سعیا اذا قصد وبه فسر قوله تعالی فاسعوا الی ذکر اللّٰہ ای فاقصدوا (تاج العروس من جواہر القاموس، ج38 ص280، دار الھدایہ)

مفہوم عبارت یہی ہے کہ سعی کا معنی کسی چیز کا ارادہ کرنا، اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ معلوم ہوا کہ آیہ مبارکہ کی طرح حدیث کے مفہوم پہ بھی ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اور دونوں جگہ جو مفہوم مرزا صاحب کو سوجھا ہے وہ نہ سیاق وسباق سے کوئی مناسبت رکھتا ہے اور نہ ہی قرآن و حدیث کے شارحین نے وہ مفہوم بیان کیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن وحدیث کی تعبیر وتشریح میں مرزا صاحب ہوائے نفس کے گھوڑے پہ سوار ہیں اور ان کا راستہ امت مسلمہ سے بالکل جدا ہے۔

آتھم کی موت کے متعلق مرزا صاحب اپنی پیشین گوئی کو بھی نشان قرار دیتے ہیں اور لکھتے ہیں: ”آتھم کی موت ایک بڑا نشان تھا جو پیشین گوئی کے مطابق ظہور میں آیا“ (ص:2)

اس کی قدرے تفصیل قارئین کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگی، 1893ء میں مرزا صاحب کا ایک عیسائی پادری عبد اللہ آتھم سے مناظرہ ہوا جو پندرہ دن تک جاری رہا، جب پندرھویں دن مرزا صاحب کو شکست کے آثار دکھائی دیے تو پیشین گوئی کی کہ پندرہ ماہ کے اندر اندر جو فریق جھوٹا ہے وہ ہاویہ میں گرے گا، مرزا صاحب نے اس پیشین گوئی میں یہ بھی لکھا کہ زمین و آسمان ٹل جائیں یہ پیشین گوئی

پوری ہو کر رہے گی، اگر ایسا نہ ہو تو مجھے روسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسی ڈالی جائے مجھے سولی چڑھا یا جائے وغیرہ (جنگ مقدس، ص209 تا211، روحانی خزائن جلد6 ص291 تا293)

پندرہ ماہ گزرے، 5 ستمبر 1894ء کا دن آگیا، آتھم پادری نہ مرا، عیسائیوں نے جلوس نکالا، مرزا کا پتلا بنا کر اس کا منہ کالا کیا، علامتی پھانسی دی اور دفن کر دیا، مرزا صاحب نے بعد میں کئی عذر تراشے مگر تاریخ نے یہ روسیاہی ان کے لیے محفوظ کر لی۔ یہ ہے وہ پیشین گوئی جو مرزا صاحب کا نشان ہے اور جس کو اعجاز احمدی کی ابتداء میں درج کر کے اسے شان اعجاز کا حامل قرار دیتے ہیں۔

مرزا صاحب نے اعجاز احمدی کے شروع میں لیکھ رام کے متعلق پیشین گوئی کا ذکر بھی کیا ہے اور اسے اپنا نشان قرار دیا ہے (ص:۳)

اس کی تفصیل یہ ہے کہ یہ ایک ہندو پنڈت تھا جس سے اکثر مرزا صاحب کے مناظرے رہتے تھے، تنگ آ کر انھوں نے پیشین گوئی کہ یہ چھ ماہ کے اندر عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا، اور خارق عادت طریقے سے ہلاک کیا جائے گا (تریاق القلوب ص 107، روحانی خزائن جلد15 ص381,382) خارق عادت سے مراد ہے معجزانہ طور پر خلاف معمول کسی کام کا ہونا۔ یہ پیشین گوئی بھی واضح طور پر جھوٹی نکلی، اس لیے کہ کچھ عرصہ بعد لیکھ رام کو کسی نے چھریوں کے وار سے قتل کیا، ہر صاحب عقل جانتا ہے کہ چھری سے قتل کیا جانا نہ خارق عادت ہے اور نہ ہی یہ عذاب خداوندی کی نشانی ہے، ہاں وبائی ہیضہ میں انتہائی ذلت سے مرنا خود مرزا صاحب کو الفاظ میں عذاب خداوندی کی نشانی ہے۔ ہر پیشین گوئی کے جھوٹا نکلنے پہ مرزا صاحب کے غم وغصہ میں اضافہ ہوتا گیا اور وہ اپنے مخالفین کو طعن وتشنیع اور گالیوں سے نوازتے رہے۔

مرزا صاحب ص: 7 تا 9 پہ لکھتے ہیں کہ براہین احمدیہ میں مجھے عیسیٰ کا نام دیا گیا، خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا، مگر خدا کی حکمت عملی نے یہ الہام میری نظر سے پوشیدہ رکھا، اسی لیے میں نے براہین میں وہی عقیدہ لکھ دیا جو عام رسمی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ آئیں گے، اور بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا، بارہ برس بعد بڑی شدومد سے مجھے الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

قارئین کرام! اس مضمون کا یہ حصہ بہت قابل توجہ ہے، علوم اسلامیہ کا معمولی طالب علم بھی سمجھتا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام تبلیغ دین کے معاملہ میں سہو ونسیان سے پاک ہوتے ہیں، نبی کے اجتہاد میں اگر کوئی چیز قابل اصلاح ہو تو اللہ جل شانہ فوراً اس کی طرف رہنمائی فرماتا ہے اور انبیاء کو زیادہ دیر تک اس پہ قائم نہیں رہنے دیتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اسی مضمون کے ص: ۲۴ پہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں ''انبیاء غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے''، لیکن یہاں ایک طرف دعوی نبوت اور دوسری طرف اس بات کا اعتراف کہ 12 سال تک اپنی ہی لکھی ہوئی کتاب کی بات، اور بات بھی وہ جو بالکل دوٹوک انداز میں لکھی گئی تھی اسے بھول گئے، اور بارہ سال تک ذہول اور غفلت میں ہی پڑے رہے، اس سے بڑھ کر کسی منصف مزاج کے لیے مرزا صاحب کے کذاب ہونے کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے؟

یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اگر مرزا صاحب کے بقول مسیح موعود وہ ہیں، تو بارہ سال تک مرزا صاحب غلط عقیدے کے

حامل رہے اور حضرت عیسی علیہ السلام کو ہی مسیح مانتے رہے، اور اس دوران اللہ تعالی کی طرف سے بھی اصلاح نہ کی گئی؟ کیا یہ باتیں مرزا صاحب کی غلط بیانی اور عیاری کو ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں؟

مرزا صاحب اس مضمون اور قصیدہ کا جواب لکھنے کے لیے اپنے مخاطبین کو بیس دن کی مہلت دیتے ہیں (ص:۳۶)

یہاں ایک طالب علم کے ذہن میں بھی یہ سوال ابھرتا ہے کہ اگر یہ مضمون اور قصیدہ شان اِعجاز کے حامل ہیں تو کیا ان کے اعجاز کی مدت صرف بیس دن ہے؟ اور بیس دن کے بعد ان میں موجود فصاحت و بلاغت کا اعلی معیار زمیں بوس ہو جائے گا؟ قرآن کریم جسے اللہ جل شانہ نے خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کی نشانی قرار دیا، اور منکرین کو اس کے مقابلہ کی دعوت دی اس میں کسی مدت کی کوئی تخصیص نہیں، کیا کسی کلام معجز کا اعجاز مرور زمانہ کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے؟ اگر ایسا نہیں تو پھر مرزا صاحب نے وقت کی تعیین کیوں کی؟ اس کی وجہ بظاہر یہی نظر آتی ہے کہ اتنے قلیل دنوں میں مرزا صاحب کے قصیدہ کا ان علماء تک پہنچنا، پھر ان کا جوابی قصیدہ لکھنا، اس کا چھپنا، مشتہر ہونا مشکل معاملہ تھا، مرزا صاحب نے سوچا ہوگا کہ اس طرح مجھے یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ میرا قصیدہ ناقابل تسخیر ہے مگر :اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالی نے جب مقابلہ کا چیلنج دیا تو بالآخر یہاں تک فرمایا کہ اس جیسی ایک سورت یعنی تین آیات ہی بنا لاؤ، لیکن مرزا صاحب پورے قصیدہ جتنا قصیدہ اور مضمون جتنا مضمون لکھنے کا چیلنج دے رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے نزدیک اعجاز کا مدار معیار پر نہیں مقدار پر ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ بعض اوقات دو سطریں بلاغت میں پورے صفحہ پہ فائق ہوتی ہیں۔ اسی لیے قرآن کریم نے اپنی ہر تین آیات کو گویا شان اعجاز کا حامل قرار دیا مگر مرزا صاحب کے نزدیک اعجاز کا مقابلہ تب کامیاب سمجھا جائے گا جب مضمون اور قصیدہ کی ضخامت بھی اتنی ہی ہو جتنی مرزا صاحب کے مضمون اور قصیدہ کی ہے، رہی ان کے قصیدہ کی حالت اس کا نظاہر قارئین کرام اس مضمون کے دوسرے حصہ میں کریں گے، ان شاء اللہ تعالی

1 مرزا صاحب نے (ص:38) پر اپنے مخالفین کے لیے دس لعنتیں تحریر کی ہیں، ہر لعنت پوری لائن کو محیط ہے اور یوں اس صفحہ کا تقریبا تہائی حصہ لعنتوں سے بھرا ہوا ہے۔

ایسی شان اِعجاز کی توقع مرزا صاحب سے ہی ہو سکتی ہے:

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

2 مرزا صاحب (ص:35) پہ دعوی کرتے ہیں کہ ''میں اب تک عربی میں سترہ کے قریب بے مثل کتابیں شائع کر چکا ہوں جن کے مقابل میں اس دس برس کے عرصہ میں ایک کتاب بھی مخالفوں نے شائع نہیں کی''

''سترہ بے مثل کتابوں'' کا حال تو ان شاء اللہ ہم ایک الگ مضمون میں بیان کریں گے کہ مرزا صاحب کی عربی دانی کس درجے کی تھی، فن شعر پہ مہارت کا عالم کیا تھا، اور ان کتابوں کے دامن میں مال مسروقہ کی مقدار کتنی ہے، سر دست اتنا کافی ہے کہ جب مرزا صاحب نے یہ سطور لکھیں اس وقت سن 1902ء تھا، مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ گزشتہ دس سال میں ان کے مخالفین نے ان کے مقابلہ میں کوئی

کتاب نہیں لکھی، ہم درج ذیل میں ان کتابوں کی ایک نامکمل فہرست پیش کر رہے ہیں جو اس عرصہ میں (1892ء تا 1902ء) صرف اہل سنت کے علماء نے لکھیں اور شائع کیں:

۱-شمس الہدایہ فی اثبات المسیح، پیر مہر علی شاہ گولڑوی, 1899ء

پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ نے اس کتاب میں حیات عیسی علیہ السلام، مرزا کے دعوئ مسیحیت و مہدویت، دعوئ ظلی و بروزی نبوت، دعوئ مستقل نبوت جیسے موضوعات پر قلم اٹھایا اور مرزا کے دلائل کے بخیے ادھیڑ دیے، مگر مرزا صاحب سے کوئی جواب نہ بن آیا، جب ہر طرف سے مرزا صاحب کو جواب دینے کی فرمائشیں آنے لگیں تو مرزا صاحب نے پیر صاحب کو عربی تفسیر نویسی کا چیلنج کر دیا، اور پھر لاہور میں جو ہوا وہ ساری دنیا نے دیکھا اور تاریخ نے محفوظ کر لیا۔

۲-سیف چشتیائی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی, 1902ء

15 دسمبر 1900ء کو مرزا صاحب نے اعجاز المسیح کے نام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر شائع کی، اور اسے اپنی حقانیت کی آخری دلیل قرار دیا، دوسری طرف مولوی احسن امروہوی کو معاوضہ دے کر پیر صاحب کی کتاب ''شمس الہدایہ'' کا جواب لکھوایا جو ''شمس بازغہ'' کے نام سے شائع ہوا، پیر صاحب نے ان دونوں کے جواب میں ''سیف چشتیائی'' لکھی جو بقول علماء مرزا کے جھوٹے دعووں کے لیے ملک الموت ثابت ہوئی، پیر صاحب نے لکھا کہ خاتم الانبیاء ﷺ کا فرمان ہے: حضرت عیسی مسیح علیہ السلام جب زمین پہ اتریں گے تو مدینہ منورہ حاضر ہو کر مجھے سلام کہیں گے اور میں سلام کا جواب دوں گا، میری پیشین گوئی یہ ہے کہ مرزا صاحب مدینہ منورہ میں داخل بھی نہیں ہوں گے، پھر وہی ہوا جو اللہ کے ایک مقرب بندے کی زبان سے نکلا تھا۔

۳-جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ ،امام احمد رضا قادری 1317ھ/1899ء

۴-السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، امام احمد رضا قادری 1320ھ/1902ء

۵-الصارم الربانی علی اسراف القادیانی مولانا حامد رضا خان قادری 1315ھ/1896ء

۶-مضمون مولانا محمد حسن فیضی، سراج الاخبار 9 مئی 1899ء

اس مضمون میں مولانا فیضی نے مرزا صاحب سے ملاقات کی تفصیل قلم بند کی ہے، یہ ملاقات سیالکوٹ میں ہوئی، مولانا فیضی نے اپنا لکھا ہوا ایک عربی قصیدہ مرزا کو دکھایا اور فرمایا کہ صرف مجھے پڑھ کر سنا دو، مرزا صاحب اسے کافی دیر دیکھتے رہے، اپنے ساتھیوں کو دکھایا، اور بالآخر کہا کہ آپ اس کا ترجمہ لکھ کر دیں، سمجھنا تو درکنا مرزا صاحب اپنے ساتھیوں سمیت اس کی عبارت بھی نہ پڑھ سکے۔ مولانا فیضی نے یہ تفصیل شائع کی، اور مرزا کو چیلنج کیا کہ وہ ان سے جہلم میں کسی بھی جگہ پہ مقابلہ کرے، لیکن مولانا کے حین حیات مرزا صاحب نے ان کا چیلنج قبول نہ کیا۔

۷-درۃ الدرانی علی ردۃ القادیانی ،مولانا محمد حیدر اللہ خان درانی 1901ء

۸-ہدیۃ الرسول (فارسی)، پیر مہر علی شاہ گولڑوی, 1899ء

۹-فتح رحمانی، مولانا غلام دستگیری قصوری, 1896ء

۱۰-الالہام الصحیح (عربی)، مولانا غلام رسول امرتسری, 1893ء

۱۱-کلمہ فضل رحمانی، مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی, 1896ء

یہ سب کتابیں وہ ہیں جو ان دس سالوں میں مرزا صاحب

کے رد میں ،ان کے دعووں کی تردید میں لکھی گئیں اور برصغیر کے کونے کونے میں پہنچیں، یاد رہے یہ ایک نامکمل سی فہرست ہے،لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ پچھلے دس سالوں میں میرے مخالفین نے میرے مقابلے میں کوئی کتاب نہیں لکھی ،کیا مرزا صاحب اسی دروغ گوئی کو شان اِعجازی قرار دے رہے ہیں؟ کیا قادیانی مذہب میں جھوٹ معیارِ فضیلت ہے؟

3 (ص:18) پہ مرزا صاحب نے صحابیِؓ رسول سیدنا ابو ہریرہ کے متعلق ''جیسا کہ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا'' کے الفاظ لکھے ہیں،اسی صفحہ پہ ''ایک دو کم سمجھ صحابہ'' کے الفاظ بھی ہیں۔

کیا اس دریدہ دہنی کی بنیاد پہ مرزا صاحب اور ان کے متبعین اس تحریر کو کلام معجز سمجھے ہوے ہیں؟ قرآن کریم جن مقدس نفوس کی تعریفوں سے بھرا ہوا ہے،جس شخص کو ان کے لیے موزوں الفاظ استعمال کرنے کی بھی توفیق نہیں وہ دعوی کر رہا ہے کہ میں مامور من اللہ ہوں؟

4 (ص:19) پہ مرزا صاحب نے حضرت حسان بن ثابت کے دو اشعار نقل کیے ہیں،ان میں سے دوسرے شعر: من شاء بعدک فلیمت/فعلیک کنت أحاذر) کا ترجمہ کرتے ہوے لکھتے ہیں''اب جو چاہے مرے عیسی ہو یا موسیٰ''

اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ'' آپ کے وصال کے بعد اب جو بھی فوت ہو میرے لیے کچھ معنی نہیں رکھا کیونکہ آپ ہی تھے جن کے چلے جانے مجھے ڈر تھا''،قارئین کرام غور فرمائیں کہ اس شعر میں موسی اور عیسی علیہما السلام کا ذکر تک نہیں،مگر مرزا صاحب کو چونکہ اندھیرے میں ہمیشہ دور کی سوجھتی ہے اس لیے وہ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ تمام انبیاء f فوت ہو چکے ہیں، یہ الفاظ اپنی طرف سے بڑھا رہے ہیں،اور اس شعر سے یہ مفہوم نکال رہے ہیں کہ جب سب انبیاء فوت ہو چکے ہیں تو حضرت عیسی بھی فوت ہو چکے ہیں، سچ یہ ہے کہ جس شخص کو قرآن وحدیث میں تحریف کی کوشش کرنے کا مذموم چسکا پڑ چکا ہو اس کے لیے اشعار وقصائد میں تحریف کی کوشش کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

5 (ص:19) پہ مرزا جی لکھتے ہیں:''خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسی اور اس کی ماں کو ہم نے ایک ٹیلہ پر جگہ دی جس میں صاف پانی بہتا تھا یعنی چشمے جاری تھے، بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظیر تھی جیسا کہ فرماتا ہے وآوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین''اس کے بعد مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تو مسیح کو چشموں والی زمین میں پناہ دینے کی بات کرتا ہے اور تم اسے آسمانوں پہ بٹھاتے ہو، پھر لکھتے ہیں کہ نبی ہو کر بھلا حضرت عیسی اتنی دیر آسمانوں پہ بے کار بیٹھے رہیں گے؟

مرزا صاحب نے جس آیت کا حوالہ دیا یہ سورۃ المومنون کی آیت: 51 ہے،اس آیت میں''صلیب کے بعد'' کے الفاظ کہاں ہیں ؟ مرزا صاحب اور ان کے متبعین دکھلائیں کہ کہاں اللہ جل شانہ نے یہ فرمایا کہ ہم نے صلیب سے اترنے کے بعد عیسی اور اس کی ماں کو پناہ دی؟ آیہ مبارکہ میں صلیب کا نام ونشان تک نہیں،اس آیت کے تحت رازی، ابن کثیر، عز بن عبد السلام ،بیضاوی وغیرہ مفسرین کو دیکھ لیجیے،کسی نے صلیب کا ذکر نہیں کیا، رہا یہ معاملہ کہ چشموں والی سر سبز زمین سے کون ساخطہ مراد ہے تو تمام مفسرین اس سے مراد دمشق ،رملہ یا بیت المقدس لیتے ہیں،اور ابن کثیر نے لکھا ہے کہ سب سے بہترین

قول یہی ہے کہ اس سے مراد بیت المقدس ہے، مرزا صاحب کے بقول اس سے مراد کشمیر ہے، اور جناب عیسی اپنی قوم کے گم شدہ قبائل کو ڈھونڈنے یہاں آگئے تھے، سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسی کی تو فرضی قبر بھی کشمیر میں مشہور کر دی لیکن حضرت مریم کا مزار کہاں ہے؟ کیونکہ قرآن کریم میں تو دونوں کو پناہ دینے کا ذکر ہے؟ اگر حضرت عیسی کی قبر بقول ان کے کشمیر میں ہے، اور حضرت مریم بھی ان کے ساتھ تھیں تو ان کا مزار کہاں ہے؟

رہا مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ تم حضرت عیسی کو آسمانوں پہ بٹھاتے ہو، یہ ان کے تغافل کا کرشمہ ہے، ہم کون ہوتے ہیں بٹھانے والے، خاتم الانبیاء ﷺ نے ان کا آسمانوں پہ اٹھایا جانا بیان فرمایا ،جسے امت مسلمہ نے خلفاً عن سلف روایت کیا، مرزا صاحب کو یہ پریشانی بھی لاحق ہے کہ حضرت عیسی نبی ہو کر اتنا عرصہ آسمانوں پہ بے کار بیٹھے رہے؟ مرزا صاحب کے متبعین غور کریں کہ کیا آسمان پہ پہنچ کر عبادت و ریاضت ممنوع ہو جاتی ہے، قربِ خداوندی کی منازل لامحدود ہیں اور انبیائے کرام f حیاتِ برزخی میں ہوں یا آسمانوں پہ وہ ان منازل پہ گام زن رہتے ہیں، لہذا مرزا صاحب کو اس سلسلہ میں پریشان ہونے کی قطعا ضرورت نہیں، آسمانوں پہ فرشتے محوِ عبادت ہو سکتے ہیں تو انبیائے کرام f کیوں نہیں؟ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر کے حوالے سے بھی مرزا صاحب کا راستہ چودہ صدیوں کے مفسرین اور تمام امت مسلمہ سے جدا ہے۔

اس مضمون میں مرزا صاحب نے سیدنا عیسی d کی شان میں انتہائی نازیبا الفاظ لکھے ہیں، چند الفاظ ملاحظہ ہوں:

''حضرت مسیح کا یہ اجتہاد غلط نکلا، اصل وحی صحیح ہو گی مگر سمجھنے میں غلطی کھائی'' (ص: ۲۵)

''جس قدر حضرت عیسی کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی'' (ص: ۲۵)

مرزا صاحب کی اخلاقی صورت حال یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کم فہمی، ذہول اور جہالت پہ پردہ ڈالنے کے لیے تمام انبیاء کی نبوت و رسالت کو ہی مشکوک قرار دے ڈالا، اگر حضرت عیسی علیہ السلام کو معاذ اللہ وحی سمجھ نہیں آئی تو باقی انبیاء پہ کیا اعتبار رہ گیا، یوں مرزا صاحب نے پورے سلسلۂ نبوت و رسالت کی صداقت اور اس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کی ناپاک جسارت کی ہے جو ان کے کذاب ہونے کا واضح ''نشان'' ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ 11

کی طرح مباح جاننا، یہ سب وجوہ حربی کافر ہونے کی ہیں۔
خلاصہ؛ اس لئے قادیانی صرف زندیق ہونے کی وجہ سے مباح الدم ہی نہیں بلکہ استعماری و حربی ہونے کی وجہ سے بھی مباح الدم ہیں۔ اگر خلافت اسلامیہ ہو تو خلیفہ اس سزا کا نفاذ کرے گا۔ امید ہے علمی حلقوں میں جیسے قادیانیوں کا زندیق ہونا مشہور ہوا ویسے ہی ان کا استعماری زندیق حربی کافر ہونا بھی جلد مشہور ہو گا، ان شاء اللہ تعالی!!

## معذرت خواہ ہیں ہم!

ہمیں نہایت افسوس ہے کہ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل کے اس شمارے میں ہماری مجلسِ ادارت اور مشاورت کے انتہائی معزز اراکین میں سے مولانا سید اولاد رسول قدسی مصباحی، مولانا مبارک حسین مصباحی، مولانا غلام مصطفیٰ رضوی، صادق علی زاھد، مفتی تصدق حسین اور سید منور علی شاہ بخاری قادری کی بھیجی گئی گراں قدر نگارشات اور شعراء کرام میں سے متین کاشمیری، عروس فاروقی اور ظفر برھانی کی پر اثر منظومات شامل نہ ہو سکیں جس پر ان احباب سے ہم معذرت خواہ ہیں۔ ان شاء اللہ، یہ سب نگارشات اور منظومات آئیندہ قریبی شماروں میں شائع کرنے کی سعادت سے ضرور بہرہ ور ہوں گے۔ احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل

# اسلام اور قادیانیت کا تقابلی جائزہ

پروفیسر اسرار احمد
+923316132231

قادیانیت کا کُل سرمایہ غلط بیانی اور فریب دہی ہے، مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے قول وفعل کا جس پہلو سے بھی جائزہ لیا جائے اس میں دجل وتلبیس، دھوکہ اور فریب کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ راست گوئی وحق گوئی ان کی مذہبی لغت سے خارج ہے۔ قادیانی مذہب صرف اور صرف تاویل باطل پر ٹکا ہوا ہے۔ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی وہ محنت جس سے دین محفوظ ہو کر ہم تک پہنچا اور تمام اولیاء اکرام، علما حق، فقہا، مجتہدین، آئمہ اکرام اور محدثین نے جس محنت سے آقا دو جہاں خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ سے ایک ایک لفظ محفوظ کر کے ہم تک پہنچایا اس میں کسی شک اور شبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں۔ حد تو یہ ہے کہ قادیانی لوگ کسی قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ ﷺ میں سے کسی ایک چیز کو بھی حرف بہ حرف صحیح نہیں مانتے۔ بلکہ ہر چیز کو ”استعارہ کے رنگ میں“ اور ”مفہوم“ کیساتھ“ چونکہ چنانچہ“ کہہ کر اس میں اس طرح کی غلط تاویل کرتے ہیں کہ اس میں سے مرزا کذاب ساب کو بھاگنے کیلیے راہ فرار مل سکے۔ یہ لوگ قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ ﷺ میں اس تمام اضافے کو ہی حق سمجھتے ہیں جس سے یہ مرزا قادیانی کو معاذ اللہ نبی ثابت کرسکیں۔ قادیانی حضرات کی احمقانہ، اسلام دشمن اور قرآن دشمن تاولیات کا کوئی شمار نہیں۔ لیکن کچھ تاویلات اس عاجز نے ذیل میں درج کی ہیں۔ آپ خود فیصلہ کریں۔ ان میں وہ کیا کثر باقی رہتی ہے جو یہ کہے کہ قادیانی دین اسلام کو اسکی اصل روح کے مطابق ماننا تو دور کی بات اس کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔

مندرجہ ذیل عقائد جو کہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں اجماع امت کی دلیل ہیں۔ ایک عام ذی شعور شخص بھی قادیانی مذہب کی خود ساختہ تشریح اور تاویل کو دیکھ کر با آسانی بتا سکتا ہے کہ یہ سراسر غلط اور لغو ہیں۔ جو کہ اس کے مذہب کی بنیاد ہیں۔

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں اجماع امت کے عقائد

**1-دجال کانا ہوگا**

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ""أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ"۔ (بخاری، الفتن، ذکر الدجال، رقم الحدیث: 7123)

ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دجال داہنی آنکھ سے کانا ہوگا اس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور۔“

مرزا قادیانی کی تاویل۔ دجال کا کوئی وجود نہیں بلکہ عیسائی اقوام دجال ہیں۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 470-471)

دجال کا نا ہونا کی تاویل ہے کہ پادریوں میں دینی عقل نہیں۔

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 369)

**2-دجال زنجیروں میں جکڑا ہوگا**

فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ..."۔ (صحیح مسلم۔کتاب الفتن۔رقم الحدیث: 7386۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا قصہ)

ترجمہ۔تمیم نے کہا کہ پھر ہم دوڑتے ہوئے (یعنی جلدی) دیر میں داخل ہوئے۔دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں زانوں سے ٹخنوں تک لوہے سے جکڑا ہوا تھا۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔عہد رسالت میں پادریوں کو رکاوٹیں پیش آئیں ۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحات 362،363، 470,471)

**3۔دجال کیساتھ اس کی جنت و دوزخ ہوگی۔**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّجَّالُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعَرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ۔

(سنن ابن ماجه، رقم الحدیث: 4071)

ترجمہ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ کا کانا، اور بہت بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہو گی لیکن اس کی جہنم جنت اور اس کی جنت جہنم ہوگی۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔عیسائی قوم نے تنعم (یعنی اپنی آسودہ حالی) کے اسباب پیدا کر لیے ہیں۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 369)

**4۔دجال مشرق کی طرف سے خروج کرے گا۔**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَإِنَّ السَّكِينَةَ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَإِنَّ الرِّيَاءَ وَالْفَخْرَ فِي أَهْلِ الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَأَهْلِ الْخَيْلِ وَيَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى إِذَا جَاءَ دُبُرَ أُحُدٍ تَلَقَّتْهُ الْمَلَائِكَةُ فَضَرَبَتْ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ هُنَالِكَ يُهْلَكُ هُنَالِكَ يُهْلَكُ.

(السلسله صحیحه۔ رقم الحدیث: 1024)

ترجمہ۔(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسیح (دجال) مشرق کی طرف سے آئے گا اور مدینے کا رخ کرے گا۔احد کے پیچھے پہنچ جائے گا تو فرشتے اس کے سامنے آجائیں گے اور اس کے چہرے کو شام کی طرف پھیر دیں گے۔وہ ہلاک ہوگا۔یہیں وہ ہلاک ہوگا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ، فَقَالَ: ""هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ""۔(صحيح بخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفت ابليس و جنوده، رقم

الحدیث: 3279)

ترجمہ ۔میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے کہ ہاں! فتنہ اسی طرف سے نکلے گا جہاں سے شیطان کے سر کا کونا نکلتا ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مَرَّتَيْنِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. قَالَتْ: حَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.(سنن ابی داود۔رقم الحدیث4326)

ترجمہ ۔پھر اس نے اپنے متعلق بتایا کہ میں مسیح دجال ہوں،اور قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت دے دی جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شام کے سمندر میں ہے، یا یمن کے سمندر میں،(پھر آپ نے کہا:) نہیں، بلکہ مشرق کی سمت میں ہے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے دو بار مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ فاطمہ کہتی ہیں: یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد کی ہے، اور راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔ پادری ملک ہند یعنی مشرق میں ظاہر ہوئے ہیں۔ یہ پادری ہی دجال ہیں -(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ419,362)

**5۔حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نبی اللہ حضرت عیسیٰ ہی ہیں جو حضورﷺ سے پہلے تشریف لائے۔**

إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ۔

ترجمہ ۔اور جب فرشتوں نے کہا،"اے مریمؑ! اللہ تجھے اپنے ایک فرمان کی خوش خبری دیتا ہے اُس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا، دنیا اور آخرت میں معزز ہوگا، اللہ کے مقرب بندوں میں شمار کیا جائے گا۔(سورۃ آل عمران۔آیت45)

مرزا قادیانی کی تاویل۔مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہی حضرت عیسیٰؑ ابن مریم۔(روحانی خزائن جلد19 صفحہ47)

**6۔حضرت مریم علیہا السلام بنت عمران (والدہ ماجدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام)۔بمطابق مندرجہ بالا آیت**

مرزا قادیانی کی تاویل۔خود مرزا غلام احمد بن غلام مرتضیٰ مریم ہے۔( روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 378،379،593)(روحانی خزائن جلد19 صفحہ47)

**7۔حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو الگ شخصیات ہیں۔۔بمطابق مندرجہ بالا آیت**

مرزا قادیانی کی تاویل۔مرزا کو پہلے مریم کا رتبہ ملا پھر عیسیٰ کی روح پھونکی گئی۔تب مریم سے عیسیٰ نکل آیا۔جو کہ مرزا قادیانی تھا۔ اس لئے عیسیٰ ابن مریم میں یعنی مرزا ہوں۔(رسالہ تعلیم المہدی صفحہ 20)

**8۔دجال کہ سواری اس کا گدھا ہوگا۔**

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا« . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي »كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ «(مشكوٰة المصابيح ۔ باب

العلامات بین یدی الساعة وذکر الدجال۔ رقم الحدیث: 5493)

ترجمہ۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’دجال ایک نہایت سفید گدھے پرسوار ہوکر نکلے گا‘‘ لم اجدہ ، رواہ البیھقی فی البعث و النشور۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔ریل گاڑی دجال کا گدھا ہے۔(روحانی خزائن جلد3 صفحہ 493)

**9۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم دمشق کے سفید مشرقی مینار پر نازل ہوں گے۔بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ۔(صحیح مسلم۔ رقم الحدیث:7373)

ترجمہ۔وہ (دجال) اسی عالم میں ہوگا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام کو معبوث فرمادے گا۔وہ دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دوزرد کپڑوں میں دوفرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے۔اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔اس کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔آپ علیہ السلام اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لُد (Lyudia) کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کردیں گے۔

قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ، قُلْنَا: وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، قَالَ: لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ۔(سنن ابوداؤد: جلد سوم: رقم الحدیث:4321)

ترجمہ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: اگر وہ ظاہر ہوا اور میں تم میں موجود رہا تو تمہارے بجائے میں اس سے جھگڑوں گا، اور اگر وہ ظاہر ہوا اور میں تم میں نہیں رہا تو آدمی خود اس سے نپٹے گا، اور اللہ ہی ہر مسلمان کے لیے میرا خلیفہ ہے، پس تم میں سے جو اس کو پائے تو اس پر سورۃ الکہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے کیونکہ یہ تمہیں اس کے فتنے سے بچائیں گی۔ہم نے عرض کیا: وہ کتنے

دنوں تک زمین پر رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس دن تک، اس کا ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، اور ایک دن ایک مہینہ کے، اور ایک دن ایک ہفتہ کے، اور باقی دن تمہارے اور دنوں کی طرح ہوں گے۔ تو ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! جو دن ایک سال کے برابر ہوگا، کیا اس میں ایک دن اور رات کی نماز ہمارے لیے کافی ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، تم اس دن اندازہ کر لینا، اور اسی حساب سے نماز پڑھنا، پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس اتریں گے، اور اسے (یعنی دجال کو) باب لد کے پاس پائیں گے اور وہیں اسے قتل کر دیں گے۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا کی رہائشی جگہ جو کہ قصبہ قادیان کے مشرقی کنارہ پر ہے۔ اور قادیان ہی دمشق ہے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 138-139)

**10۔ عیسیٰ باب لد پر دجال کو قتل کریں گے۔۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل۔ پہلے۔ باب لد بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاوں ہے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 209)

مرزا قادیانی کی تاویل۔ بعد میں۔ لد کے معنیٰ جھگڑالو ہے شخص ہے۔ اس سے مراد لاٹ پادری ہے جس کو مرزا اپنی عبارتوں سے ہلاک کر رہا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 492,493)

**11۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نے دو زرد چادریں پہن رکھی ہوں گی ۔۔بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل 1۔ مرزا کی صحت اچھی نہیں۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 143)

مرزا قادیانی کی تاویل 2۔ مرزا بیمار ہونے والا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 209)

مرزا قادیانی کی تاویل 3۔ مرزا دو بیماریوں میں مبتلا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 55)

**12۔ مسیح ابن مریم دمشق میں اتریں گے۔۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل۔ دمشق کا لفظ محض استعارہ ہے۔ قادیان ہی دمشق ہے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 136-138)

**13۔ عیسیٰ چالیس سال تک دنیا میں قیام فرمائیں گے۔۔ بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل۔ مرزا نے چالیس سال کی عمر میں مجددیت کا دعویٰ کیا (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 207)

**14۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم خنزیر کو قتل کریں گے۔**

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ

الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ. يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا سورة النساء آية 159۔ (البخاری ۔باب نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليها السلام ۔رقم الحديث:3448)

ترجمہ ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے ۔وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے ۔اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔اس وقت کا ایک سجدہ » دنیا وما فیا « سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھلو »وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا« "اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے ۔"

**15--حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم خنزیر کو قتل کریں گے--بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل ۔اسکی تاویل یہ کہ مرزا نے بے حیا لوگوں پر دلائل کا وار کیا اور اونٹنی کی سواری ختم ہو جائے گی ۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 146،57،555،556)

**16-- حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے--بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل ۔مرزا کی سچائی کے دلائل اتنے ہیں کہ گویا تذکرہ آسمان تک ہیں ۔(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 37)

**17-حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم صلیب کو توڑ دیں گے--بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل ۔مرزا کے آنے سے صلیبی مذہب کا زوال شروع ہوا ۔اور اس کا مطلب صلیب کا بطلان اسکا جھوٹا ثابت ہونا ہے ۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 57)

**18--حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم جزیہ کا حکم منسوخ کریں گے--بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل ۔دل کا جزیہ جھوٹ ہے، یہ دل کی سچائی کی طرف مائل ہو جائیں گے ۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 57)

**19-حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر ہوں گے--بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل 1 ۔مرزا کا ہاتھ باطنی موکلوں کے سہارے ہے ۔نظر نہیں آسکتے ۔مرزا آیا تو ملائک بھی اپنا کام شروع کر دیا۔ جو پہلے زمین پر نہیں آتے تھے ۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 412)

مرزا قادیانی کی تاویل 2 ۔اس کا مطلب ہے دو آدمی جو مرزا کے ساتھی رہے-(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 209)

مرزا قادیانی کی تاویل ۔حضرت عیسی ابن مریم علیہ اسرائیلیوں کے آخری نبی تھے ۔آخر میں آئے ۔(روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 186)

**21-حضرت عیسی ابن مریم علیہ ایک عادل حاکم**

**کی حثیت سے نازل ہوں گے۔۔بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل۔مرزا نے لوگوں کی غلطیاں ظاہر کر دیں۔(روحانی خزائن جلد3 صفحہ 478-477)

22۔**حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام نبی ہی ہوں گے۔بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل۔مرزا امت محمدی میں پیدا ہو۔جس کو بعد میں بنوت سی گئی۔جو مستقل نبی نہیں۔(روحانی خزائن جلد3 صفحہ 7)

23۔**حضرت عیسی ابن مریم علیہ کو اللہ نے آسمان کیطرف اٹھالیا۔**

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۔بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا(سورۃ النساء۔ آیات 157156)

ترجمہ۔اوران کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے ان کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا اور وہ جو اس کے بارہ میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔حضرت عیسی ابن مریمؑ کا درجہ بلند کیا گیا وہ فوت ہو چکے۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402،406,291)

24۔**حضرت عیسی ابن مریم خاتم المرسلین خاتم النبیاءﷺ کے پہلو میں دفن ہوں گے۔**

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو مَوْدُودٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ، وَصِفَةُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ . فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَسَنٌ غَرِيبٌ، هَكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ، وَالْمَعْرُوفُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ۔(ترمذی، ابواب المناقب، رقم الحدیث:3617)

ترجمہ۔تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال لکھے ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ عیسیٰ بن مریم انہیں کے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔ابوقتیبہ کہتے ہیں کہ ابومودود نے کہا: حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔مرزا کو رسول اللہ کا حقیقی قرب نصیب ہوا۔اور وہ خواب میں دفن ہو چکا روضہ رسول ﷺ میں۔(روحانی خزائن جلد3 صفحہ 351-352)

25۔**امام مہدی کا نام میرے نام پر اور انکے والد کا نام میرے نام پر ہوگا۔**

عَنْ زِرٍّ، عَنْعَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ، قَالَ: زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ اتَّفَقُوا: حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: لَا تَذْهَبُ أَوْ لَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي ، قَالَ أَبُو دَاوُد: لَفْظُ عُمَرَ، وَأَبِي بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ۔( سنن ابو داوٗد، رقم الحدیث:4282)

ترجمہ۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک دن بھی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا، یہاں تک کہ اس میں ایک شخص کو مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے اس طرح کا برپا کرے گا کہ اس کا نام میرے نام پر، اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہو گا، وہ عدل و انصاف سے زمین کو بھر دے گا، جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے۔سفیان کی روایت میں ہے: دنیا نہیں جائے گی یا ختم نہیں ہو گی تا آنکہ عربوں کا مالک ایک ایسا شخص ہو جائے جو میرے اہل بیت میں سے ہو گا اس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا

مرزا قادیانی کی تاویل 1۔مرزا امت محمدی میں پیدا ہوا۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 7)

مرزا قادیانی کی تاویل 2۔مرزا مثیل مصطفی۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 175)

**26۔مہدی علیہ السلام کی پیشانی روشن ہو گی۔**

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ۔(ابو داوٗد، رقم الحدیث :4285)

ترجمہ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے کشادہ پیشانی، اونچی ناک والے ہوں گے، وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے، ان کی حکومت سات سال تک رہے گی۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔مرزا کی پیشانی میں نور رکھا گیا ہے صدق کا۔(کتاب البریہ صفحہ 167)

**27۔خدا نے مسلمانوں کو کفار کے مقابلے غزوہ بدر کے میدان میں فتح دی۔جو کہ 2ہجری میں پیش آیا۔**

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ۔(سورۃ آل عمران۔ آیت 123)

ترجمہ۔خدا نے تمہیں بدر کے میدان میں فتح دی۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔مرزا کے زمانے میں اسلام بدر کامل ہو گیا۔(روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 288)

**28۔قرب قیامت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔**

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا، عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، فَلَا يَزَالُ ذَلِكَ الْبَابُ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ، فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا، لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۔(سنن ابن ماجه ۔رقم الحديث4070)

ترجمہ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مغرب (یعنی سورج کے ڈوبنے کی سمت) میں ایک کھلا دروازہ ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے، یہ دروازہ توبہ کے لیے ہمیشہ کھلا رہے گا، جب تک سورج ادھر سے نہ نکلے، اور جب سورج ادھر سے نکلے گا تو اس وقت کسی شخص کا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا ایمان لا کر کوئی نیکی نہ کمائی ہو، اس کا ایمان لانا کسی کام نہ آئے گا۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔لوگ توبہ نہیں کریں گے۔توبہ چھوڑ دیں گے۔(روحانی خزائن جلد3 صفحہ 378-377)

**29۔قرب قیامت کو آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا۔**

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ""لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا، فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا، لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ"".(صحيح البخارى ۔رقم الحديث:4635)

ترجمہ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو لے۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کوئی نفع نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو۔

مرزا قادیانی کی تاویل 1۔مغربی ممالک اہل یورپ اور امریکہ کا اہل اسلام میں حصہ ہے۔(روحانی خزائن جلد3 صفحہ 14)

مرزا قادیانی کی تاویل 2۔مرزائی تبلیغ کیلیے یورپ گئے۔(روحانی خزائن جلد3 صفحہ 376-377)

**30۔حضرت محمد ﷺ خاتم النبین ہیں۔**

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.(جامع الترمذي۔كتاب الفتن عن رسول الله ﷺ ۔رقم الحديث:2219)

ترجمہ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبیلے

مشرکین سے مل جائیں، اور بتوں کی پرستش کریں، اور میری امت میں عنقریب تیس جھوٹے (دعویدار) نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی (دوسرا) نبی نہیں ہوگا"

مرزا قادیانی کی تاویل 1۔آپکی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے جس سے ظل اور بروز پیدا ہوسکتا ہے۔ایسا ہی ظل الوہیت ہونے کی وجہ سے مرتبہ الہیہ سے اس کو ایسی مشابہت ہے جیسے آئینہ کے عکس کو اپنی اصل سے ہوتی ہے۔اور امہات صفات الہیہ یعنی حیات، علم، ارادہ، قدرت، سمع، بصر، کلام مع اپنے جمیع فروع کے اتم اور اکمل طور پر اس (آنحضرت ﷺ) میں انعکاس پذیر ہیں۔(روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 224)

مرزا قادیانی کی تاویل 2۔مجھے نبی بنایا گیا۔خدا کی طرف سے میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207)

**31۔إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔۔میں حضرت محمد ﷺ کو کوثر عطا کیا گیا۔**

(اے نبیؐ) ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دیا ۔(سورۃ الکوثر۔القرآن)

مرزا قادیانی کی تاویل۔مرزا کے زمانے میں دینی برکات کے چشمے جاری ہوئے۔(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد18 صفحہ 216)

یاجوج ماجوج قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ۔(صحیح مسلم۔ رقم الحدیث: 7286)

ترجمہ۔حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانے میں تھے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیچے کی طرف بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: "" تم کس بات کا ذکر کر رہے ہو؟ "" ہم نے عرض کی قیامت کا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "" جب تک دس نشانیاں ظاہر نہیں ہوں گی، قیامت نہیں آئے گی: مشرق میں زمین کا دھنسنا، مغرب میں زمین کا دھنسنا اور جزیرہ عرب میں زمین کا دھنسنا، دھواں، دجال، زمین کا چوپایہ، یاجوج ماجوج، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا اور ایک آگ جو عدن کے آخری کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانکے گی۔"" شعبہ نے کہا: عبدالعزیز

بن رفیع نے مجھے بھی ابوطفیل سے اور انھوں نے ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا (موقوف حدیث بیان کی) اور (مجھے حدیث سنانے والے فرات اور عبدالعزیز) دونوں میں سے ایک نے دسویں (نشانی) کے بارے میں کہا: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول اور دوسرے نے کہا: ایک ہوا (آندھی) ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں پھینکے گی۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔انگریز اور روس۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 373-369)

**32۔دابتہ الارض (نشانی قیامت) قیامت کے نزدیک ایک جانور نمودار ہوگا۔بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل 1۔علمائے اسلام برے جانور ہیں۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 594)

مرزا قادیانی کی تاویل 2۔طاعون کا کیڑا۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 370-396)

**33۔ادخان (نشانی قیامت)۔۔بمطابق مندرجہ بالا حدیث شریف**

مرزا قادیانی کی تاویل۔قحط عظیم پیشگوئی جو آج تک پوری نہ ہوسکی۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 376-375)

34۔قیامت کے قریب قرآن آسمان پر اٹھالیا جاوے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاهُمُوْهُ انْتِزَاعًا، وَلَكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ. فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ، يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُوْنَ بِرَأْيِهِمْ. فَيُضِلُّوْنَ وَيَضِلُّوْنَ.(معجم الكبير۔ رقم الحديث: 8698)

ترجمہ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ علم (قرآن) کو اس طرح نہیں اٹھالے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے۔ بلکہ وہ (پختہ کار) علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوالات (فتوے طلب) کیے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے۔اس لیے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

مرزا قادیانی کی تاویل۔مرزا کی موجودگی میں قران خوانی کا مسلمانوں کے دل پر اثر نہیں ہوتا تھا۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142)

**35۔حارث کا ظاہر ہونا اور امیر جنگجو بننا۔**

قَالَ أَبُو دَاوُد: حُدِّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاق، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا۔( سنن أبي داود۔كتاب المهدى۔ رقم الحديث:4290)

ترجمہ۔علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی

احوال واقعی

استاذی مکرم، سلطان الادب، جامع المعقول والمنقول علامہ غلام نصیر الدین چشتی صاحب زید شرفہ شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور نے (آپ کی زیارت وملاقات کے وقت) کئی بار فقیر کو ترغیباً ارشاد فرمایا کہ ''مرزائیوں کی کتاب احمدیہ پاکٹ بک کا جواب لکھیں۔'' (کیونکہ وہ حضرات اس کتاب کو بڑا مدلل اور اپنے مذہب کا انسائیکلو پیڈیا سمجھتے ہیں)

پھر

رمضان شریف ۲۰۱۸ء میں راقم نے ۹۲ ٹی وی چینل کے پروگرام نورِ قرآن میں عقیدہ ختم نبوت پر بالدلائل تفصیلی گفتگو کی۔ جس کے بعد پروگرام کے اینکر جناب ڈاکٹر مجاہد احمد صاحب نے مجھے ایک تحریر واٹس ایپ کی جس میں مرزائیوں کی طرف سے اجرائے نبوت (یعنی نبی کریم ﷺ کے بعد بھی نبوت جاری ہے، نعوذ باللہ) کے دلائل تھے۔

ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے کہ ان کا جواب مانگا گیا ہے۔

بحمد اللہ راقم نے ان کا جواب دیا۔

یونہی:

ایک علمی نشست میں بیٹھے ہوئے مناظر اسلام علامہ کاشف اقبال مدنی صاحب (حال مقیم ستیانہ بنگلہ فیصل آباد پاکستان) فرمانے لگے کہ مرزائی حضرات کہتے ہیں کہ تم لوگ اپنی تحریروں اور تقریروں میں صرف اور صرف ہمیں گالیاں دیتے ہو۔ اجرائے نبوت پر پیش کئے گئے ہمارے سینکڑوں دلائل کا جواب نہیں دیتے، نہ ہی دے سکتے ہو۔

کاشف صاحب کہنے لگے کہ یہ کام بہت اہم ہے اور فوراً کرنا چاہئے۔ اس لئے آپ یہ ذمہ داری لیں۔

یہ اور اس جیسے دیگر کئی اسباب تھے جنہوں نے مجھ فقیر بے مایہ کے دِل میں نہ تھمنے والی ایک تحریک پیدا کر دی۔ پھر رب تعالیٰ سے اس پاک مشن کے لئے توفیق رفیق چاہی اور اپنے آقا و مولا تاجدار ختم نبوت ﷺ سے اس کی تسہیل و تکمیل اور شرح صدر کیلئے استغاثہ کیا۔

اور اس بابت مرزائیوں کے پیش کردہ دلائل کو یکجا کر کے جب انفرادی طور پر ان میں سے ہر دلیل کے جوابات لکھا جانے لگا تو وہ تقریباً ۱۵۰۰ تک پہنچ گئے اور مسودہ بھی کئی جلدوں کو محیط ہو گیا۔

ع

ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

خصوصی التماس:

یہ مقالہ (سورۂ کوثر اور رد مرزائیت) جو آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جو بعض مخلص احباب کے بالتکرار حکم سے شائع کیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت فقیر حقیر کی اس ادنیٰ کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اسے میرے اور میرے جملہ محبین و معاونین کی بے حساب مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام

ختم نبوت کا ادنیٰ خادم
ابوسعید سجاد علی فیضی
۱۳-۰۹-۲۰۱۹ بروز جمعۃ المبارک

سلسلہ اقتباس کتاب نمبر2

# تاریخِ ختمِ نبوت اور ناموسِ رسالت ﷺ

گذشتہ سے پیوستہ

مقصود احمد اصلاحی

باب: اوّل

مسئلہ ختم نبوت اور ردِ مرزائیت

قرآن پاک اور صحاح ستّہ

(احادیث مبارکہ) کی روشنی میں

## ختم نبوت کے معنی و مفہوم

خَاتَمْ (عربی لفظ۔صفت) ختم کرنیوالا، اخیر یا انجام کو پہنچانے والا،مُہر لگانا

ختم (عربی): انجام وانتہا

نبوت: (عربی۔اسم) پیغمبری،منصب رسالت

مفہوم یہ ہوا: خاتم الانبیاء، خاتم المرسلین، خاتم النبیین، آخری نبی، پیغمبر، رسول حضرت محمد ﷺ کی ذات مبارکہ۔اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت و رسالت کا جوسلسلہ شروع فرمایا تھا۔وہ حضرت محمد ﷺ پرختم فرمادیا ہے۔اب قیامت تک اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔

مسئلہ ختم نبوت اور رودِ مرزائیت قرآن پاک کی روشنی میں

خداوندِ جہاں کا جب تلک قرآن باقی ہے
نبی ہیں آخری احمد یہی اعلان باقی ہے
رسولِ پاک ہیں ختم الرُسل مولائے کُل ساجد
ہراک مومن کے دل میں نقش یہ فرمان باقی ہے

قارئین کرام! آئیں قرآن پاک کی مدد لیتے ہیں تاکہ ہرخاص وعام کومسئلہ ختم نبوت کی سمجھ آسکے۔

حضورصلی اللہ علیہ والہٖ وسلم آخری نبی ہیں

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا

ترجمہ:''محمد تمہارے مردوں میں سےکسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے''۔

(پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰)

تین صاحبزادے،حضرت قاسم،عبداللہ اور ابراہیم حضور ﷺ کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد کہا جائے۔انہوں نے بچپن میں ہی وفات پائی۔آخرالانبیاء کہ نبوت آپ پرختم ہو گئی۔آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پاچکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پہ عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے کہ آپ کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا قطعی ہے۔

(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ص ۷۶۲)

حضورصلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سارے جہان کے لیے نبی ہیں

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

ترجمہ: ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔''

(پارہ نمبر ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳ ترجمہ: کنزالایمان)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ: ''اور ہم نے آپ کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے''۔

(سپارہ نمبر ۱۷ سورہ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۷ ترجمہ: کنزالایمان)

هُوَالَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

ترجمہ: ''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے، پڑے بُرا مانیں مُشرک''۔

(پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الصف آیت ۹ ترجمہ: کنزالایمان)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ن الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ()

ترجمہ: ''تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اس کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ''۔

(پارہ نمبر ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۵۸ ترجمہ: کنزالایمان)

لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا

ترجمہ: ''جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو''۔

(پارہ ۱۸ سورہ الفرقان آیت ۱ ترجمہ: کنزالایمان)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: ''اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے''۔

(ترجمہ: پارہ ۲۲ سورہ سبا آیت ۲۸ کنزالایمان)

## مسئلہ ختم نبوت اور ردِ مرزائیت
## صحاح ستہ (احادیث مبارکہ) کی روشنی میں

پہلی حدیث مبارک:۔ ''نبوت کی عمارت مکمل ہو چکی ہے''

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله تعالٰی عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْن بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْن

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال

ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔لوگ اس کے گرد گھومتے تھے اور تعجب سے کہنے لگے بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا! میں ہی وہ اینٹ ہوں اور خاتم النبیین (آخری نبی) ہوں۔

(صحیح بخاری جلد دوئم حدیث ۳۵۳۵ ص ۳۶۶ باب کتاب المناقب (باب خاتم النبیین ﷺ)

صحیح مسلم جلد سوئم حدیث ۴۲۸۹ ص ۲۸۸ باب کتاب الفضائل (باب ذکر خاتم النبیین ﷺ)

دوسری حدیث مبارک:۔ ”انبیاء کی آمد کو ختم کر دیا“

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَىٰ دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ

ترجمہ:۔ ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا میری مثال اور سابقہ انبیاء کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اسے مکمل اور کامل بنایا۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی۔لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور اس کو دیکھ کر خوش ہوتے اور کہتے ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی گئی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس اینٹ کی جگہ آیا اور میں نے انبیاء کی آمد کو ختم کر دیا“۔

(صحیح مسلم جلد سوئم حدیث ۴۲۹۰ ص ۲۸۸ باب کتاب الفضائل (باب ذِکرِ کونہٖ ﷺ خاتم النّبیّین)

تبصرہ:۔ مفہوم یہ ہوا کہ آپ ﷺ قصر نبوت کی آخری اینٹ ہیں اور یہ مسئلہ ختم نبوت کو سمجھنے کیلئے ایک بہترین مثال ہے۔ جو حضور نبی کریم ﷺ نے خود بیان فرمادی ہے۔حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں بھی کوئی نبی یا رسول نہ تھا اور حضور ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی، کوئی رسول نہ آئے گا۔ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کی شریعت میں ہونگے۔

محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم نبوت کے، رسالت کے
کیے اعلان خود اللہ نے ختمِ نبوت کے
نبوت مصطفیٰ ﷺ کے بعد جو ساجد روا سمجھے
وہ ہے مردود وہ نہ پاس بھی پھٹکے گا جنت کے

تیسری حدیث مبارک:۔ ”تیس کے قریب کذاب و دجال آئیں گے“

حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ

ترجمہ:۔ ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب کذاب و دجال نہیں آئیں گے۔ہر ایک ان میں سے گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے“۔

(ترمذی شریف جلد ۲ حدیث ۲۱۴۴ ص ۱۵۴ باب کتاب الفتن (مَاجَاءَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ كَذَّابُوْنَ)

چوتھی حدیث مبارک:۔ ”میرے بعد کوئی رسول ہے نہ نبی“

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بے شک نبوت اور رسالت منقطع ہوگئی میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔

(ترمذی شریف جلد دوئم حدیث ۲۱۹۸ ص ۱۸۱ باب کتاب الرؤیا عَنْ رَسُوْلِ اللہ ﷺ ذَهَبَتُ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَ (خوابوں کا بیان)

پانچویں حدیث مبارک:۔ ''میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں''

حضرت ابوحزم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی پانچ سال شاگردی کی اور ابوحزم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

عَنْ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَّ اِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلُ اَعْطُوْهُم حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

ترجمہ:۔ ''پہلے بنی اسرائیل کے انبیاء لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا لیکن یاد رکھو کہ میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہاں عنقریب خلفاء ہوں گے اور اکثریت سے ہوں گے،لوگ عرض گزار ہوئے: آپ ہمیں ان کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا۔پس اللہ تعالیٰ جو انہیں حکمران بنائے گا وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پُرس کرے گا۔

(صحیح بخاری جلد دوئم حدیث ۳۴۵۵ ص ۳۴۰ باب کتاب احادیث الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

چھٹی حدیث مبارک:۔ ''میں محمد، احمد، ماحی اور عاقب ہوں''

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِیْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّ اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیَ الَّذِیْ یَمْحُوا اللهُ بِیَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ

ترجمہ:۔ ''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں، میں محمد و احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمایا جائے گا؟ اور میں عاقب (یعنی آخری نبی) ہوں۔

(صحیح بخاری جلد دوئم حدیث ۳۵۳۲ ص ۳۶۶ باب کتاب المناقب/ باب ماجاء فی اسماء رَسُوْلِ ﷺ، صحیح بخاری جلد دوئم حدیث ۴۸۹۶ ص ۹۸۹ باب کتاب التفسیر/سورہ الصَّفِّ باب مِنْ م بَعْدِی اِسْمُهٗ اَحْمَدُ)،ترمذی شریف جلد دوئم حدیث ۲۷۶۶ ص ۴۲۲ باب مَاجَاءَ فِیْ أَسْمَاءِ النَّبِیِّ ﷺ)

میرے آقا محمد ہیں وہ احمد ہیں وہ ماحی ہیں
وہی حاشر ہیں وہ عاقب ہیں ساجد رب کے ماحی ہیں

# ختم نبوت کے تحفظ میں پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا نمایاں کردار

سید صابر حسین شاہ بخاری
خلیفہ مجاز بریلی شریف

برصغیر پاک و ہند کے علماء و مشائخ میں قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1356ھ/ 1937ء) کسی تعارف کے محتاج نہیں، آپ گلستان سادات کے ایک ایسے مہکتے ہوئے پھول ہیں جن کی علمی و روحانی خوشبو سے ایک جہان معطر ہے۔ آپ کے والد گرامی حضرت سید نذر دین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کے اساتذہ کرام میں مولانا لطف اللہ علی گڑھی، مولانا احمد علی سہارنپوری اور مولانا محمد شفیع (بھوئی۔اٹک) رحمۃ اللہ علیہم کے نام نمایاں ہیں۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو اجازت و خلافت حاصل تھی۔ آپ دنیائے تصوف کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ آپ ایک مرد کامل، عالم فاضل، فقیہ اور قادر الکلام شاعر کے وصف سے متصف ہیں۔ آپ وحدت الوجود پر ایک اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہاں آپ کی تمام علمی و روحانی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا البتہ برصغیر میں جب خطۂ قادیان سے ایک ایسا شیطان سامنے آیا جس نے انبیاء و اولیاء، صحابہ و اہل بیت کی شان اقدس میں نہایت نازیبا کلمات کتابوں میں باضابطہ لکھ کر شائع کئے۔ کبھی مجدد بنا کبھی مہدی موعود کا دعویٰ کیا اور بالآخر اس خبیث نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اگرچہ برصغیر کے علماء و مشائخ کی کثیر تعداد نے اس کا ہر طرح تعاقب کیا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قسام ازل نے اس کے رد بلیغ کے لئے آپ کو خصوصی طور پر اس کے سامنے لایا تھا۔ آپ نے اس فتنۂ قادیانیت کا ایسا علمی و عملی تعاقب فرمایا کہ جس کی مثال ملنا محال ہے۔

1307ھ/ 1890ء میں آپ نے حرمین شریفین کا سفر کیا، حج بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے اور جب آپ نے حجاز مقدس ہی میں مستقل سکونت اختیار کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:

"پنجاب میں عنقریب ایک فتنہ نمودار ہوگا جس کا سدباب صرف آپ کی ذات سے متعلق ہے۔ اگر اس وقت آپ محض اپنے گھر میں خاموش ہی بیٹھے رہے تو بھی علماء عصر کے عقائد محفوظ رہیں گے اور وہ فتنہ زور نہ پکڑ سکے گا۔"

اسی طرح پیغمبر آخر الزماں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی آپ کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے تاکید فرمائی۔ اس سلسلے میں کئی بشارات ہیں موضوع کی مناسبت سے یہاں ایک بشارت قارئین کی نذر کی جاتی ہے۔ ملفوظات مہریہ میں قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یوں لکھا ہوا ہے:

"عالم رویا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے مرزا قادیانی کی تردید کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص میری

احادیث کو تاویل کی مقراض سے کترا رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔"

یہ وہ حقیقی پس منظر ہے جس کی بنا پر آپ نے ساری زندگی مرزا قادیانی آنجہانی کی جھوٹی نبوت کا رد بلیغ جاری وساری رکھا۔ 1317ھ/ 1899ء میں آپ نے مرزا آنجہانی کی مشہور کتاب" ایام الصلح" اور دیگر رسائل کے رد میں قلم اٹھایا اور فارسی زبان میں" ہدیۃ الرسول" جیسا عظیم شاہکار سامنے آیا۔ مرزا آنجہانی نے چونکہ " ایام الصلح" کو کابل وغیرہ کے مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے کے لئے فارسی زبان کا سہارا لیا تھا اسی لئے اس کا مؤثر رد فارسی زبان ہی میں ممکن تھا۔ مقام افسوس ہے کہ قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی رد قادیانیت میں اولین تصنیف پچانوے (95) سال بعد 1415ھ/ 1994ء میں شائع ہو کر سامنے آئی۔ بعد میں مولانا سید عزیز الرحمن شاہ گردیزی صاحب زید مجدہ نے اس کا اردو ترجمہ کیا اور اس کی تخریج وحواشی لکھ کر شائع کروایا۔ اللھم زد فزد

قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے رد قادیانیت میں اپنی اس اولین تصنیف میں طریقۂ تحریر یہ اختیار فرمایا کہ پہلے لفظ" قال" ۔" یعنی اس نے کہا" لکھ کر مرزا قادیانی کی کتب سے اقتباس پیش فرماتے ہیں اور پھر لفظ" اقول" یعنی" میں کہتا ہوں" لکھ کر اس کے قول کا رد فرماتے ہیں۔ واللہ! کیسا حسین طریق کار ہے۔ قاری کے سامنے دونوں نقطہ نظر آجاتے ہیں اور پھر اسے حق وباطل میں فرق کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ 1317ھ/ 1899ء،1900ء میں آپ نے مرزا قادیانی آنجہانی کے رد میں دوسری کتاب" شمس الھدایہ فی اثبات حیاۃ المسیح" لکھی جس میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے بارے میں مرزا آنجہانی کے اٹھائے گئے سوالات کا ایسا مسکت جواب دیا کہ قادیانیت کے ایوان لرز کر رہ گئے۔ 1319ھ/ 1902ء میں آپ کے قلم فیض رقم سے فتنۂ قادیانیت کے رد میں تیسری کتاب" سیف چشتیائی" منصہ شہود پر آئی جس میں مرزا آنجہانی کی کتاب" اعجاز المسیح" اور اس کے حمایتی مولوی احسن امروہی کی" شمس بازغہ" کا ایسا رد بلیغ فرمایا کہ ان دونوں کتابوں کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ آپ کی اس کتاب کو رد قادیانیت میں شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہے۔

اسی طرح آپ کے چند فتاویٰ کو" فتاویٰ مہریہ" کے نام سے شائع کیا گیا ہے ان میں بھی ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں کئی فتاویٰ موجود ہیں۔ یہ تو تھیں قادیانیت کے رد میں اپ کی قلمی معرکہ آرائیوں کی ایک جھلک۔ اب عملی طور پر مرزا آنجہانی سے پنجہ آزمائی کا ایک منظر بھی ملاحظہ فرمالیں۔ 20/ جولائی 1900ء کو مرزا آنجہانی نے ایک اشتہار عام کے ذریعے قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو عربی میں تفسیر قرآن لکھنے کا مقابلہ کرنے کے لئے للکارا۔ اس نے شرائط بھی خود طے کیں۔ جوں ہی یہ اشتہار گولڑا شریف پہنچا۔ آپ نے اسی دن اخبار چودھویں صدی میں جوابی اشتہار شائع کروایا اور مرزا کی تمام شرائط کے ساتھ اس کا چیلنج قبول فرما لیا اور مناظرے کے لئے 25۔ اگست 1900ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔ آپ پچاس علمائے کرام کی جماعت کے ساتھ لاہور پہنچ گئے۔ دورونزدیک سے عقیدۂ ختم نبوت کے سینکڑوں محافظین علماء ومشائخ اور ہزاروں مجاہدین ختم نبوت جوق درجوق لاہور پہنچ گئے۔ آپ اپنے رفقاء کے ساتھ برکت علی۔ ہال بیرون موچی دروازہ لاہور میں قیام فرمایا۔ مرزا کا انتظار کیا تا کہ وہ آئے اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی

ہو جائے۔ مگر مرزا قادیانی کو قادیان ہی سے باہر آنے کی ہمت نہ ہو سکی۔ 25 اگست کا دن گزر گیا۔ 26 اگست بھی چلا گیا لیکن مرزا نہ آیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ مرزا نے جس طرح بلند بانگ دعوؤں کے ساتھ چیلنج کیا تھا وہ مرد میدان بنتا اور آپ کے سامنے آتا۔ لیکن منظر عام سے ایسا غیب ہوا جس طرح گدھے کے سر سے سینگ غائب ہوتے ہیں۔

قادیانیت ذریت اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود مرزا آنجہانی کو لاہور لانے میں بری طرح ناکام ہوگئی۔ یوں فتنۂ قادیانیت کو شکست فاش ہوئی اور عالم اسلام کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ الحمد للہ

اسی دوران قادیانی جماعت کے ایک وفد نے قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی کہ آپ مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کریں یعنی ایک اندھے اور اپاہج شخص کے حق میں مرزا صاحب دعا کریں اور اسی طرح آپ بھی اندھے اور اپاہج کے حق میں دعا کریں، جس کی دعا سے اندھا اور اپاہج شفایاب ہو جائے اسی کو برحق مان لیا جائے۔ اس پر قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا کہ مرزا صاحب سے کہہ دیں کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجائیں، میں حاضر ہوں۔ تفسیر نویسی کے معاملے میں بھی آپ نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ ہاتھ میں قلم پکڑ کر تفسیر لکھنا تو عام سی بات ہے ہمارے آقا و مولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں اس وقت بھی ایسے خادم دین موجود ہیں کہ اگر قلم پر توجہ ڈالیں تو وہ خود بخود تفسیر قرآن لکھنے لگے۔ سبحان اللہ

المختصر 27 / اگست 1900ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں فتح مبین کے طور پر علماء و مشائخ کا عظیم الشان اجتماع ہوا اور آخر میں آپ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا حلقۂ ارادت بہت وسیع و عریض تھا۔ آپکے خلفاء و تلامذہ، اور مریدین عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں ہمیشہ نمایاں طور پر سامنے رہے۔ ان سب کی خدمات بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ آپ کی وفات حسرت آیات کے بعد آپ کے اکلوتے صاحب زادے اور جانشین حضرت علامہ پیر سید غلام محی الدین گیلانی المعروف قبلہ بابو جی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1394ھ/ 1974ھ) نے بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کی تردید میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ راقم نے ایک الگ مقالے میں ان کی خدمات کا ایک طائرانہ جائزہ لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ان خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کو ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں بھرپور کردار ادا کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلما ملتہ اجمعین

دعا گو ودعا جو: احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ" خلیفہ مجاز بریلی شریف" سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹر نیشنل، سرپرست اعلیٰ" ہماری آواز" مدیر اعلیٰ" الحقیقہ" ادارہ فروغ افکار رضا و ختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710 (24 / جولائی 2020ء بروز جمعہ المبارک بوقت 13:12 دن)

# قادیانیت سوز، ماہ نامہ "الخاتم" ایک تاثراتی جائزہ

شناسائی

از ہرالقادری انڈیا
جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹہنا کھنڈسری، سدھارتھ نگر (یو۔ پی)

مملکت خداداد کے معروف شہر گوجرانوالہ کے افق سے طلوع ہونے والا علمی وتحقیقی سورج بہ صورت ماہ نامہ" الخاتم" (جولائی ۲۰۲۰ء) مطالعہ کی میز پر ہے۔ بلاشبہ میری اپنی محدود معلومات کے مطابق پاک وہند میں یہ اپنی نوعیت کا واحد اور منفرد المثال رسالہ ہے، اس کے مشمولات رسالے کے نام کے عین مطابق ہیں۔ حالات حاضرہ کے تناظر میں عموماً پوری دنیائے سنیت خصوصاً پاکستان کے ہر شہر کے افق سے اسی طرح کا آفتاب نکلنا چاہیے۔ بفضلہ تعالیٰ! گوجرانوالہ اس ضمن میں پیش پیش رہا اور ہے بھی۔ الحمدللہ علیٰ منہ وکرمہ!

میرا دعویٰ ہے کہ "اس کے مشمولات رسالے کے نام کے عین مطابق ہیں"! جی! ورق گردانی کرتے ہوئے عناوین کے تحت ارباب علم ودانش اور اصحاب لوح وقلم کی نگارشات کا مطالعہ کرتے جائیں آپ کو میرے دعویٰ کی فقط دلیل ہی نہیں بلکہ دلیلیں نظر آئیں گی۔ دیدۂ اعتبار ہو تو درج ذیل چند سطریں (بہ طور: "اشاریہ") ملاحظہ فرمائیں اور محققین کی تحقیقات انیقہ سے لطف اندوز ہوں!

پیر کامل، محسن گرامی، الشاہ سید صابر حسین شاہ بخاری اطال اللہ عمرہ، نے اداریہ کو مختصر مگر جامع رکھا۔ کہتے ہیں "اداریہ! رسالے کی جان ہوتا ہے"! بلاشبہ موصوف نے ایک صفحہ کی اپنی اس ادارتی تحریر میں "عقیدۂ ختم نبوت" کو قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کرتے ہوئے اس کے تاریخی پس منظر کو خوب خوب اجاگر کیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مقالات ومضامین کی مختصر جھلکیاں دکھاتے ہوئے تمام محققین کے زاویہ نظر کو بھی سپرد قلم کیا ہے۔ گویا موصوف نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ مزید لب کشائی سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہوگی۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر مجاہد دوراں، محافظ ناموس ختم نبوت، گرامی منزلت مفتی سید مبشر رضا قادری مدظلہ علینا (مدیر اعلیٰ، ماہ نامہ" الخاتم") کی بارگاہ عالیہ میں گل ہائے تشکر نہ پیش کیا جائے! یقیناً موصوف نے اس ضروری جہت کو محسوس کر ماہ نامہ" الخاتم" کے دلائل وبراہین کی چنگاریوں کے ذریعہ خرمن قادیانیت کو خاکستر کرنے کے لیے جہاد بالقلم کا فریضہ انجام دیا ہے۔ اس کے لیے حضرت والا بے شمار مبارک بادیوں کے مستحق ہیں اور عقائد ومعمولات اہل سنت وجماعت کے وہ محافظین بھی قابل ستائش ہیں جنھوں نے حضرت سرپرست اعلیٰ اور مدیر اعلیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محافظین ناموس رسالت کی فہرست میں اپنا نام درج کرایا۔ زندگی نے وفا کیا اور احباب کی دعائیں شامل حال رہیں تو یہ ناچیز بھی کسی قریبی شمارے میں موضوع سے متعلق کوئی اپنی سی کوشش حاضر کرنے کی سعادت حاصل کرے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ! ۔ ارکان اور ذمہ داران کی جانب سے مجلس ادارت میں شمولیت، ناچیز کے لیے باعث صد افتخار ہے۔

پیش دریا تحفہ آوردم صدف
گر قبول افتد زہے عز وشرف

۱۹/ ذی قعدہ ۱۴۴۱ھ ۱۱/ جولائی ۲۰۲۰ء
محتاج دعا از ہرالقادری (انڈیا)

# عیدالاضحیٰ، قربانی اور مبارک بادی

دعاگو و دعاجو: احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ الخاتم انٹرنیشنل

آج عیدالاضحیٰ ہے، مسلمانانِ عالم نمازِ عیدالاضحیٰ پڑھ کر ایک دوسرے سے معانقہ اور مصافحہ کر کے مبارک باد دیتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانوروں کی قربانی پیش کرتے ہیں۔ فقیر اپنے تمام حلقۂ احباب کی خدمت میں عیدالاضحیٰ کی مبارک باد پیش کرتا ہے۔ یقیناً یہ عارضی خوشی اور مبارک بادی ہے۔ آج تمام عالم اسلام کے حالات ناگفتہ بہ ہیں۔ ہمارے کئی مسلمان مظلومیت کا شکار ہیں۔ وہ بے سروسامانی کے عالم میں بھی ظالموں کے خلاف برسرِ پیکار ہیں، اللہ تعالیٰ کی غائبانہ رحمت کے طلب گار ہیں۔ ہمارے اکثر مسلم حکمران غیروں کے آلہ کار ہیں۔ آپس میں اتفاق و اتحاد سے بیزار ہیں۔ شعائرِ اسلام کا کھلم کھلا مذاق کیا جارہا ہے۔ مسلمان غیروں کی تہذیب و تمدن کا دلدادہ ہو گیا ہے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں سے منہ موڑا جارہا ہے اور غیروں سے رشتہ جوڑا جارہا ہے۔ عیسائی، سکھ، یہودی اور پارسی تو اپنی ظاہری شکل و صورت سے پہچانے جاتے ہیں لیکن جھوٹی نبوت کے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کی ذریت ابھی تک منافقت سے کام لے رہی ہے اور شعائرِ اسلام کا استعمال کر رہی ہے حالانکہ یہ کافر، مرتد اور زندیق ہیں۔ ہمارے بعض بھولے بھالے مسلمان انہیں شعائرِ اسلام کا استعمال کرتے دیکھ کر ان کے دامِ فریب میں آجاتے ہیں۔ یہ عقیدہ ختم نبوت کے باغی اور داغی ہیں۔ یہ فتنۂ عظیمہ کینسر کی طرح اندر ہی سے مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کو متزلزل کر رہا ہے۔ ہمارے اکثر مشائخ عظام نے چپ سادھ لی ہے اور اس سکوت و خاموشی ہی کو "تصوف" کا نام دیتے ہیں استغفر اللہ۔ ہمارے اکثر علمائے کرام بھی عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس طرح نہیں کرتے جس طرح کرنے کا حق ہے۔ ہمارے اکثر نعت خواں داڑھی منڈا کر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت و سیرت کی مدحت سرائی کرتے ہیں۔ ہماری محافل و تقریبات میں وہ پہلے والی روحانی و وجدانی کیفیات نہ رہیں۔ وہ نظم و نسق اور شریعت کی پابندی نظر نہیں آتی جو کبھی ہماری محافل و تقریبات کی پہچان ہوتی تھی۔ ہمارا معاشرہ بے راہ روی، فحاشی و عریانی کی علامت بن چکا ہے۔ حقوق اللہ سے غفلت اور حقوق العباد سے روگردانی ہمارا معمول بن چکا ہے۔ تصنع و بناوٹ اور دکھاوا و ریاکاری سے ہماری کوئی نیکی محفوظ نہیں رہتی۔ ہمارے نامور اہلِ علم و قلم اٹھتے جارہے ہیں۔ روشنی مدھم ہوتی جارہی ہے۔ ہر طرف تاریکی چھائی جارہی ہے۔ ان نازک ترین حالات میں ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر "عیدالاضحیٰ" آئی ہے۔ معمارِ کعبہ حضرت سیدنا ابراھیم علیہ سلام کی قربانی کی یاد دلائی ہے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت قربانی کی یاد دلائی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنے پیارے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کا اعادہ کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ میں صرف جانوروں ہی کی قربانی نہیں بلکہ اپنی جان، اولاد، مال بھی قربان کرنے سے دریغ نہ کریں۔ بلکہ اپنی انا، میں کی بھی ہمیشہ کے لیے قربانی دیں۔ دلوں سے بغض و عناد اور حسد و کینہ نکال کر ایک دوسرے سے معانقہ و مصافحہ کریں اور "عید مبارک!" کہیں۔ ہمیں حقیقی خوشی اسی وقت حاصل ہوگی جب ہم اپنے پیارے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں فنا ہو جائیں اور ہمارا خاتمہ بالخیر ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں ایسی حقیقی خوشی عطا فرمائے جو ہمارے لئے واقعی "عیدِ سعید" ہو۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

# ہدیہ تبریک اور مبارک باد

الحمدللہ علی احسانہ! عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے رد میں اہل سنت میں بیداری کی ایک لہر پیدا ہوگئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی ذریت حشرات الارض کی طرح اسلام اور بانی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائیوں میں پوری قوت سے مصروف ہیں، لبرل اور سیکولر طبقہ کی آشیر باد بھی انہیں حاصل ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے علماء ومشائخ بھی نہایت ہی احسن انداز میں ان کذابوں اور منافقوں کے تعاقب میں مصروف ہیں۔ ان میں علامہ مولانا مفتی سید محمد مبشر رضا قادری صاحب زید مجدہ کا کردار نہایت روشن اور نمایاں طور پر سامنے آیا ہے۔ آپ نے سوشل میڈیا پر قادیانی گماشتوں کا ایسا تعاقب فرمایا ہے کہ انہیں ناکوں چنے چبوانے پر مجبور کردیا ہے۔ آپ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جہاد بالقلم کے محاذ پر بھی اپنی خدمات پیش فرمائی ہیں۔ قادیانیت کے رد میں آپ کی تین چار کتابیں بھی شائع ہوچکی ہیں۔ اسی طرح صحافتی سطح پر بھی آپ نے ایک رسالہ "**الخاتم**" جاری کیا ہوا ہے۔ کچھ عرصے سے یہ رسالہ تعطل کا شکار تھا لیکن اب آپ نے اسے ازسرنو جاری وساری رکھنے کا اعلان فرمایا ہے۔ اللھم زد فزد۔ فقیر انہیں "الخاتم" کی اشاعت ثانیہ پر دل کی گہرائیوں سے ہدیہ تبریک اور مبارک باد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کی ان کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کے علم وقلم میں مزید جولانیاں اور روانیاں عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

دعاگو ودعاجو: احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ "خلیفہ مجاز بریلی شریف"

مدیر اعلیٰ الحقیقہ۔ ادارہ فروغ افکار رضا وختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710

(۹/جون ۲۰۲۰ء بروز اتوار بوقت ۲:۳۰ ظہر)